عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۱۳

تین چیزیں

تین پیشیاں

تین کچہریاں

اسلامی مساوات اور عدلِ فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان افروز مناظر

حرام مال، حرام کمائی

جنات کے بارے میں معلومات

سرگودھا کے چک میں ایک گھنٹہ تک قادیانیوں کی مسلمانوں پر فائرنگ

قادیانی پیشوا مرزا طاہر کو ایک اور چیلنج

بزم ختم نبوت

یہ پرچہ میری زندگی کی اہم نعمت اور دولت ہے

حسن سعید ــــــــ حیدرآباد انڈیا

اُتھری زندگی میں بھی "قادیانیت" کا ایک منحوس دور آیا تھا۔ یہ آج سے پندرہ، بیس سال پہلے کی بات ہے۔ ان شاء اللہ مجھ کو بھی تفصیل سے ایک مضمون "ختم نبوت" کے لئے لکھوں گا۔ اگر ہفت روزہ ختم نبوت اُس دور میں مجھے ملتا تو مجھے یقین ہے کہ الحمد للہ میں قادیانیت سے نہ متاثر ہوتا اور نہ قادیانیت کو قبول کرتا۔ آپ کا یہ پرچہ میری زندگی کی ایک اہم نعمت اور دولت ہے میرے ایک رشتہ دار انور صاحب جو گلشن اقبال کراچی رہتے ہیں میرے حقیقی بھائی کے برادر نسبتی ہیں۔ جن کا ایک بڑا اسکول کراچی میں ہے۔ وہ کراچی کے لئے روانہ ہو گئے۔ اُن کو "ختم نبوت" کا سالانہ چندہ دے رہا ہوں وہ ان شاء اللہ وہاں کرنسی کی صورت میں ادا کر دیں گے۔ فون نمبر بھی دے رہا ہوں۔ براہ کرم جلد از جلد ختم نبوت پرچے کو میرے نام جاری کر دیں۔ بغیر اس کے دل میں عجیب سی بے چینی ہے۔

روحانی سکون ملتا ہے

محمد عمر فاروقی، ملک طاہر عزیز ــــ بہاولنگر

ہم کافی عرصے سے ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت بہت ہی باقاعدگی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ سب دوستوں اور رشتہ داروں کو پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ رسالہ پڑھ کر دل کو روحانی سکون ملتا ہے۔ اور دشمنان اسلام گستاخانِ رسول غداران پاکستان کے کفریہ عقائد کے بارے میں معلوم ہوتا ہے۔ عاشقانِ مصطفےٰ سے گذارش ہے ختم نبوت کا خود بھی مطالعہ کریں۔ اور دوسروں کو بھی تلقین کریں۔

وزیر اعظم کے نام

ملک غلام سرور ــــــــ ننکانہ صاحب

محترمہ وزیر اعظم صاحبہ!

جب سے آپ کی حکومت برسر اقتدار آئی ہے قادیانی دوبارہ ۷۳ء ـ ۵۳ء والے حالات پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ آپ کو یہ بات بتانے کی ضرورت تو نہیں تھی کہ قادیانیوں نے آپ کے والد کے خلاف گواہ بن کر انہیں تختہ دار پر لٹکایا اور اس کے بعد آپ کے بھائی دار فانی سے رخصت ہوئے۔ ان لعین غداروں نے تمہارے خاندان کے ختم ہو جانے کی پیشگوئی کی تھی میرا آپ سے سوال ہے یہ لوگ جو آپ کے عظیم والد کے دشمن خصوصاً تاجدار ختم نبوت کے دشمن آپ کی حکومت میں ایسا کیوں کرتے ہیں۔ خدا کے نام پر خاتم النبیین کی ختم نبوت کے واسطے ایسا کرنا اور کروانا ختم کیا جائے ورنہ تاجدار مدینہ کے غلام اور شمع رسالت کے پروانے جانیں دینے سے کبھی گریز نہیں کریں گے

شیزان نہیں زہر کا پیالہ

محمد یوسف رانا ــــــــ کروڑ

یہاں کچھ عرصہ پہلے شیزان کا بائیکاٹ ہوا تھا۔ سوائے دو ایک دکانداروں کے سب نے بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ وہ بھی ایک دکاندار ہے جو لیّہ سے شیزان لاتا ہے۔ ورنہ یہاں کا کوئی سچا عاشق رسول شیزان رکھنے کے لئے تیار نہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ شیزان زہر کا پیالہ نظر آتا ہے۔ کیونکہ یہ گستاخان رسولؐ قادیانیوں کا تیار کردہ مشروب ہے تمام مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیئے

خراج تحسین

ملک غلام سرور ــــــــ ننکانہ صاحب

لاکھوں کروڑوں میں سے کوئی نہ کوئی شہادت کا رتبہ پالیتا ہے پروانے تو روز جلتے ہیں۔ مگر اُس پروانے کا کیا کہنا جو خود کو شمع رسالت کے لئے جلا دیتا ہے۔ یہ سنت حسینؓ پوری کرتے ہیں کبھی علم الدین کبھی عبدالرشید وغیرہ شمع رسالت پہ جلتے ہیں۔

ختم نبوت

شاہین اقبال اثر جبونپوری کراچی

میں ہوں دیوانۂ ختم نبوت
سُنو افسانۂ ختم نبوت
شمع روشن ہوئی عشق نبیؐ کی
جلا پروانۂ ختم نبوت
اُسے ایمان والا ہم کہیں کیوں
جو ہے بیگانۂ ختم نبوت
سُنا دو یہ خبر اب میکشوں کو
کُھلا میخانۂ ختم نبوت
اگر پینا ہے تجھ کو جام کوثر
اُٹھا پیمانۂ ختم نبوت
بھلا آپس میں کیوں الفت نہ ہوگی
یہ ہے یارانۂ ختم نبوت
یہ جاں ختم نبوت پر فدا ہے
یہ دل کاشانۂ ختم نبوت
ہمارا سر قلم ہو جائے لیکن
جھکے نہ شانۂ ختم نبوت
نچھاور جان بھی کر دے گا اپنی
اثر فرزانۂ ختم نبوت

یہ غیور سپوت گلشن رسالت کو اپنے خون سے نکھارتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ فتنہ قادیان کو واصل جہنم کرنے کے لئے جنت کی طرف چلے جا رہے ہیں کتنی عظمت ہے کتنی اعلیٰ شان ہے کہ موت کے بعد بھی زندگی پا رہے ہیں۔ یہ عظیم زندگی ہے۔ خدائے عزوجل بھی پکار پکار کر قرآن میں فرما رہے ہیں یہ مجاہد محمدؐ عظمت کا تاج پہن کر حور و ملائکہ کی سلامی لینے جا رہے ہیں۔ یہ مجاہد ختم نبوت احمد خان، حافظ بشیر احمد حبیب عباس شہید وغیرہ ہیں۔ ہم سب کارکنان ختم نبوت اہل ننکانہ ان کی عظمت کو سلام کرتے ہیں۔ اے غیور مجاہدو! تمہارے خون کے قطرے قطرے کا حساب لیں گے ہم غلامان محمدؐ اعلان کرتے ہیں۔ تمہاری عظمت کو بیان کر سکتے نہیں ہم صرف بار بار ہر وقت تم کو سلام کرتے ہیں

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۲۹ محرم تا ۶ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ
مطابق ۸ تا ۱۴ ستمبر ۱۹۸۹ء شمسی
جلد نمبر (8) شمارہ نمبر (13)

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

اس شمارے میں

①	حمد باری تعالیٰ	۴
②	قادیانی فائرنگ	۵
③	عدل فاروقی رضی اللہ عنہ	۷
④	تین چینزیں	۱۰
⑤	حرام مال حرام کمائی	۱۱
⑥	جنات کیا ہیں	۱۳
⑦	مسلم ارتقاء	۱۴
⑧	کھاریاں رپورٹ	۱۵
⑨	مرزا طاہر کو چیلنج	۱۹

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ۔۔۔۔ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۔۔۔۔ ۷۵ روپے
سہ ماہی ۔۔۔۔ ۴۵ روپے
فی پرچہ ۔۔۔۔ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ۔۔۔۔ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔۔۔۔ پاکستان
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ۔۔۔۔ بنگلہ دیش
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ۔۔۔۔ برما
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ۔۔۔۔ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ۔۔۔۔ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ۔۔۔۔ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ۔۔۔۔ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ۔۔۔۔ فرانس

نارتھ امریکہ
- وینکوور ۔۔۔۔ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ۔۔۔۔ عامر رشید
- وینی پیگ ۔۔۔۔ میاں حمید
- ٹورنٹو ۔۔۔۔ حافظ سعید احمد
- مونٹریال ۔۔۔۔ آفتاب احمد
- واشنگٹن ۔۔۔۔ کرامت اللہ
- شکاگو ۔۔۔۔ محمد عبدالحئی
- لاس اینجلس ۔۔۔۔ مزمل سید
- سیکرامنٹو ۔۔۔۔ چوہدری محمد شریف گوندل

بیرون ملک نمائندے
- قطر ۔۔۔۔ قاری محمد اسماعیل بشیدی
- دوبئی ۔۔۔۔ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ۔۔۔۔ قاری وصیف الرحمٰن
- برما ۔۔۔۔ محمود یوسف
- بارباڈوس ۔۔۔۔ اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ۔۔۔۔ اے کیو انصاری
- برطانیہ ۔۔۔۔ محمد اقبال
- اسپین ۔۔۔۔ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ۔۔۔۔ محمد ادریس
- ناروے ۔۔۔۔ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ۔۔۔۔ محمد زبیر افریقی
- ماریشس ۔۔۔۔ محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ۔۔۔۔ اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس ۔۔۔۔ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ۔۔۔۔ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ۔۔۔۔ مشتاق الرحمٰن
- سنگاپور ۔۔۔۔ سید دبیر حسن بخاری

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

ترے خیال سے غافل نہ دِن نہ رات رہی
زباں پہ ذکر ترا دِل میں تیری بات رہی

فضا میں گھور اندھیرا، دِلوں میں تاریکی
تری ہی روشنی ہر سمت شش جہات رہی

مری بساط ہی کیا؟ میری شاعری ہی کیا؟
ترے بیاں میں مگن ساری کائنات رہی

بلندیاں تو زمانے میں سیکڑوں دیکھیں
مگر بلند ہر اک شے سے تیری ذات رہی

قلعے بنا کے جو لشکر سجا کے نکلے تھے
تیری بساط پہ ہر چال ان کی مات رہی

جہاں میں خوش ہے کوئی مجھ سے کوئی ناخوش ہے
تری رضا ہی مگر باعث نجات رہی

میں آکے وجد میں کیا کیا زباں سے کہتی گئی
مگر ہے باقی جو دل کی وہ واردات رہی

تری ثنا کے لیے دل دماغ حاضر ہے
چلی ہی آؤں گی محفل میں گر حیات رہی

بیان تیرا سدا ہی دوام رکھتا ہے
مگر جو ہستی فانی ہے بے ثبات رہی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرگودھا کے چک میں قادیانیوں کی مسلمانوں پر ایک گھنٹہ تک فائرنگ

گذشتہ شمارے میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا میں قادیانی اسٹین گنیں لئے پھرتے ہیں جس کا مقصد مسلمانوں کو پریشان کرنے کے ساتھ ساتھ اشتعال دلانا بھی ہے۔ اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں اور معززین نے مقامی پولیس کو توجہ دلائی تو پولیس کا جواب یہ تھا کہ تمہارا کام ہی بس یہ رہ گیا ہے کہ قادیانیوں کی شکایت کرو۔ کیا انہیں جینے کا حق نہیں؟

آخری پولیس کی اس بے رُخی، مرزائیت نوازی اور لاپرواہی کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک دن قادیانی اسلحے، ہاکیوں، سریوں اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر چک ۹۸ شمالی کے راستے میں بیٹھ گئے۔ اور جب وہاں سے ایک بس گزری تو چک ۹۸ شمالی کے تمام نوجوانوں کو بس سے اُتار کر ہاکیوں، ڈنڈوں اور لاٹھیوں سے مارنا شروع کر دیا۔ اصل خبر چک نمبر ۹۸ پہنچی تو مسلمان انہیں چھڑانے کے لئے آ گئے چونکہ مرزائیوں کو بھی خبر پہنچ چکی تھی اس لئے وہ بھی اسلحے سے لیس ہو کر وہاں پہنچ گئے اور فائرنگ شروع کر دی جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

اگر سرگودھا پولیس دیانتدار، اصول پسند یا ایماندار ہوتی تو اسے قادیانیوں کے خلاف کارروائی کرنا چاہیئے تھی کیونکہ وہ کافی عرصے سے اشتعال انگیزی کر رہے تھے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ پولیس نے برائے نام سات قادیانیوں کو حوالات میں لے لیا۔ جب کہ آٹھ بے گناہ مسلمان جو موقعہ پر موجود ہی نہیں تھے۔ بلکہ شہر میں اپنے کاروبار میں مصروف تھے انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔

دیانتداری اور انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ جو گروہ ایک عرصے سے اشتعال انگیزی کر رہا تھا اور آزادی کے ساتھ اسٹین گنیں لے کر گھوم رہا تھا اور جس کے بارے میں معززین اور عالمی مجلس کے رہنماؤں نے پولیس کو خبردار کر دیا تھا انہیں گرفتار کیا جاتا۔ لیکن پولیس نے ایسا نہیں کیا۔ کہتے ہیں کہ ربوہ سے تجوریاں آ گئیں اور اپنا اثر دکھا گئیں۔

اب سرگودھا سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق سرگودھا پولیس مسلمانوں کو مجبور کر رہی ہے کہ وہ قادیانیوں سے سمجھوتہ کر لیں۔ گویا پولیس نے تسلیم کر لیا کہ قادیانی مجرم ہیں اور اب وہ سمجھوتہ کرا کے اُن کے جرموں پر پردہ ڈالنا چاہتی ہے یہاں ہم یہ بھی بتا دیں کہ اگر قادیانیوں سے سمجھوتہ ہو بھی جائے تب بھی ان کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ چک سکندر پور کھاریاں میں یہی صورت حال تھی۔ وہاں کے بڑوں نے درمیان میں پڑ کر صلح کا معاہدہ کر لیا لیکن عید کے دن قادیانی نوجوانوں نے اس معاہدے کی دھجیاں بکھیر کر اپنے مکانات کی چھتوں پر مورچہ بند ہو کر بیٹھ گئے۔ جب مولوی محمد امیر صاحب اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ وہاں سے گزرے تو مورچہ بند قادیانیوں نے ان پر فائرنگ کھول دی۔ جس سے مولانا مذکور کے ایک ساتھی احمد خان شہید ہو گئے اور ایک زخمی۔ جس کے نتیجہ میں نہ صرف پورا چک ہی اُٹھ کھڑا ہوا۔ بلکہ آس پاس کے مسلمان بھی اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کے لئے پہنچ گئے اور چک میں میدان جنگ کی صورتحال پیدا ہو گئی کرفیو لگا کر وہاں کے حالات کو کنٹرول کرنا پڑا۔

سرگودھا میں بھی ایسی ہی صورتحال پیدا کی جا رہی ہے ایک طرف مسلمانوں کو سمجھوتہ کرانے پر مجبور کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف مبینہ طور پر مسلمانوں سے لائسنس یافتہ اسلحہ بھی قبضہ میں لے لیا ہے۔ جب کہ قادیانی جو کہ ایک عرصہ سے ناجائز اسلحہ لئے پھرتے تھے اور مسلمانوں کو اشتعال دلا رہے تھے۔ ان کا اسلحہ پولیس نے قبضہ میں نہیں لیا۔ اگر یہ بات درست ہے تو ہم یہ بات کہنے پر مجبور ہیں کہ سرگودھا پولیس کے اس جانبدارانہ رویّے سے کسی خطرناک سازش کی بو آ رہی ہے ممکن ہے کچھ پولیس افسران یا انتظامیہ کے اعلیٰ عہدے پر فائز کسی قادیانی افسر کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہو لیکن موجودہ حالات چک سکندر کے حالات سے بالکل ملتے جلتے ہیں۔ کسی بھی وقت صورت حال بگڑ سکتی ہے۔

ہمارے مسلمان افسران میں قادیانیوں کے بارے میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ قادیانی جماعت ایک امن پسند اور محب وطن جماعت ہے۔ اسی لئے جہاں قادیانی اقلیت میں ہیں۔ وہاں ان کی اشتعال انگیزیوں کی طرف توجہ دلانے پر افسران مسلمانوں کو یہ کہہ دیتے ہیں کہ آپ اکثریت میں ہیں۔ وہ اقلیت ہیں۔ آپ لوگوں کو دل ای

کا مظاہرہ کرنا چاہیئے لیکن ربوہ جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں اور قادیانی اکثریت میں ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ اسلام دشمن حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔ تبلیغ کرتے ہیں اور شعائر اللہ کا استعمال کرتے ہیں۔ خلاف اسلام لٹریچر شائع کرتے رہتے ہیں جب افسران کو یہ بتایا جاتا ہے کہ ربوہ میں قادیانی ایسی حرکتیں کر رہے ہیں تو افسران کا جواب یہ ہوتا ہے کہ ان کا شہر ہے آپ لوگوں کو صبر کرنا چاہیئے اور اکثریت کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

الغرض قادیانی جہاں اکثریت میں ہیں وہاں کے لئے ہمارے افسران کا رویہ اور ہے اور ربوہ جہاں اکثریت میں ہیں وہاں رویہ مختلف ہے ہر طرح سے قادیانیوں ہی کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

ہمارے نزدیک اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں اول رشوت دوئم قادیانیت سے عدم واقفیت۔ جہاں تک رشوت کا معاملہ ہے یہ قادیانی اور افسران ہی بہتر جانتے ہیں۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ جو بھی افسر تبدیل ہو کر کسی جگہ جاتا ہے تو قادیانی فوراً اس سے راہ و رسم بڑھا لیتے ہیں ظاہر ہے یہ راہ و رسم خالی خولی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ لیکن جہاں تک افسران کی قادیانیت سے عدم واقفیت کا تعلق ہے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ثبوت کے ساتھ یہ واضح کر چکی ہے کہ قادیانی اسلام کے دشمن ہی نہیں۔ وطن عزیز پاکستان کے دشمن بھی ہیں اور باغی بھی، جس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ حال ہی میں قادیانیوں کی خالی نشست پر انتخابات کا اعلان ہوا تو قادیانیوں نے اعلان کر دیا کہ ہم انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے اور جس نے حصہ لیا اس کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ ہم خود کو غیر مسلم تصور نہیں کرتے اور نہ ہی ہم کسی قانون اور آرڈیننس کو مانتے ہیں۔ یہ بیان قادیانی ترجمان نے اپنا نام ظاہر کئے بغیر دیا۔ جو روزنامہ جنگ کراچی میں شائع ہو چکا ہے اور جو صریحاً ۱۹۷۳ء کے آئین سے بغاوت اور مرحوم صدر جنرل ضیاء الحق کے جاری کردہ آرڈیننس کی (جو کہ ابھی تک نافذ ہے) کھلی خلاف ورزی ہے ایسے میں کوئی بھی محب وطن قادیانیوں کو امن پسند یا محب وطن قرار نہیں دے سکتا۔ ہر ملک میں بغاوت کی سخت ترین سزائیں مقرر ہیں بعض ملکوں میں موت تک کی سزائیں رکھی گئی ہیں۔ لیکن پاکستان جیسے اسلامی اور مسلم ملک میں اُلٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ جو ملک کے باغی ہیں انہیں محب وطن اور امن پسند قرار دیا جا رہا ہے۔ اور جو ملک اور قوم کے سچے خیر خواہ اور محب وطن ہیں۔ ان پر الزامات عائد کئے جا رہے ہیں۔

بہر حال اگر ہمارے افسران انصاف کا دامن تھام لیں اور سچے جھوٹے، کھرے کھوٹے کی تمیز کرنا سیکھ لیں تو یہ ملک امن کا گہوارہ بن سکتے ہیں ہم سرگودھا انتظامیہ کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ قادیانیوں کی پشت پناہی چھوڑ دے ورنہ اگر حالات خراب ہوئے تو اس کی ذمہ داری سرگودھا پولیس پر عائد ہوگی۔

ماسٹر محمد عمر خان گڑھ

اِسلامی مساوات اور عدلِ فاروقیؓ کے چند مناظر

عمال اور گورنر حضرت عمرؓ کے عدل وانصاف سے خوف زدہ رہتے تھے۔

قیصر روم نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں ایک قاصد بھیجا۔ تاکہ حالات کا جائزہ لے۔ وہ مدینے میں داخل ہوا تو لوگوں سے دریافت کیا۔

"تمہارا بادشاہ کون ہے"

لوگوں نے جواب دیا کہ "ہمارا کوئی بادشاہ نہیں ہے ایک امیر ہے جسے ہم خلیفۃ المسلمین کہتے ہیں۔ وہ کہیں باہر چلا گیا ہے۔"

قاصد مدینہ منورہ کے باشندے کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تلاش میں نکلا تو ڈھونڈتے ہوئے میدان میں کھجور کی چھاؤں میں درہ سر کے نیچے۔ سو رہے ہیں۔ اور پسینہ پیشانی سے گر کر زمین کو تر کر رہا ہے۔

یہ دیکھ کر قاصد رعب کی وجہ سے کپکپانے لگا۔ فوراً بول اٹھا۔ عمر! تو نے عدل کیا لہٰذا بے خوف ہو کر سویا۔ ہمارا بادشاہ ظلم کرتا ہے۔ اور تمام رات بے چین اور خوفزدہ رہتا ہے۔

کتاب الشافیہ مصنفہ شیخ عبدالوہاب سبکی میں ہے حضرت عمرؓ کے مبارک زمانہ میں ایک بار زمین میں زلزلہ آیا۔ تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی تو زمین ہل رہی تھی پھر اس پر درہ مارا۔ اور فرمایا

قرار پکڑ! کیا تجھ پر عمر عدل نہیں کرتا؟

تو پھر ٹھہر گئی۔ پھر زمین مدینہ پر زلزلہ نہ آیا۔

(ازالۃ الخفا جلد چہارم مولفہ شاہ ولی اللہؒ)

خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک سال ایسا کہ باراں کی وجہ سے قحط پڑا۔ لوگ حضرت عمرؓ کو میدان میں لے آئے۔ دو رکعت نماز پڑھ کر خدا سے دعا کی۔

یا اللہ! ہم تیرے سے بخشش ومغفرت طلب کرتے ہیں۔ اور تیرے بندے عمر کے طفیل بارش مانگتے ہیں۔ ابھی لوگ دعا کر رہی رہے تھے کہ بارش شروع ہو گئی

(ازالۃ الخفا جلد چہارم)

ایک دن آپؓ کی خدمت میں عراق سے ایک وفد آیا۔ جن میں احنف بن قیس بھی تھے۔ سخت گرمی کے دن تھے۔ آپ اپنی عبا کا عمامہ باندھے ہوئے بیت المال کے اونٹ کے پیچھے دوڑے جا رہے تھے۔ آپ نے احنف کو دیکھ کر فرمایا احنف! اپنا سامان رکھ اور بیت المال کے اونٹ پکڑنے میں میری مدد کر۔ اس اونٹ میں بہت سے یتیموں اور بیواؤں کا حق ہے۔ ایک شخص

> **جو شخص مسلمانوں کا والی ہے۔ اس پر واجب ہے کہ غلام کی طرح مخلص اور امین رہے۔ حضرت عمرؓ**

نے یہ سن کر کہا امیر المومنین! کسی غلام کو حکم دیا ہوتا وہ آپ کے لئے کافی ہوتا۔ فرمایا مجھ سے اور احنف سے بڑھ کر اور کون غلام ہو سکتا ہے۔ جو شخص مسلمانوں کا والی ہے اس پر واجب ہے کہ غلام کی طرح مخلص اور امین رہے۔

قیصر روم کا ایک قاصد حضرت عمرؓ کے پاس آیا آپ کی اہلیہ نے ایک دینار کا عطر لے کر اس کے ہاتھوں قیصر روم کی اہلیہ کے پاس عطر کی چند شیشیاں تحفہ کے طور پر بھیج دیا اس نے ان شیشیوں کو خالی کر کے جواہرات سے بھر کر جوابی تحفہ عمرؓ کی اہلیہ کے پاس بھیج دیا۔ آپ کو پتہ چلا۔ جواہر بیچ کر ایک دینار اپنی اہلیہ کے حوالے فرمایا۔ اور باقی بیت المال میں جمع کر دیا۔

عیاض بن خلیفہ فرماتے ہیں کہ دور فاروقی میں عرب میں قحط پڑا۔ جس سے لوگ بھوکوں مرنے لگے آپ کا رنگ سیاہ پڑ گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگوں کی تنگی اور تکلیف دیکھ کر آپ اکثر بھوکے رہتے۔ اور تیل کھاتے رہتے۔ جس سے آپ کا رنگ سیاہ پڑ گیا۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ ہم اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر خدا نے قحط دور نہ کیا تو عمر مسلمانوں کی تکلیف کے دکھ میں بہت جلد مر جائیں گے۔

بارک بن فضالہ کہتے ہیں حضرت عمرؓ اور ایک شخص کے درمیان کسی معاملہ پر گفتگو ہو رہی تھی۔ اس شخص نے حضرت عمر کو مخاطب کر کے کہا

امیر المومنین! خدا سے ڈر۔ ایک شخص نے یہ یہ الفاظ سنے تو کہنے لگا۔ یہ امیر المومنین ہیں۔ حضرت عمرؓ نے یہ الفاظ سن کر فرمایا جانے دو۔ جو کچھ کہہ رہا ہے مجھے کلمہ خیر کہہ رہا ہے۔

یزید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ایک سال عرب میں قحط اور گرانی سے گھی اور آٹے کا نرخ بڑھ گیا۔ تو ان ایام میں حضرت عمرؓ نے ایک وقت کی روٹی بند کر دی۔ اور تیل کھاتے تھے۔ آپ کا پیٹ تیل ہضم نہ ہونے کی وجہ سے پھول جاتا تھا۔ ایک دفعہ میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس وقت آپ کے پیٹ میں درد تھا۔ مجھے مخاطب

جب کسی کو حاکم مقرر کرتے تو اس کی مملوکہ اشیاء کی فہرست دفتر خلافت میں محفوظ رکھتے

ہو کر کھڑے رہتے تھے۔ جس وقت عام لوگ گھی دودھ نہ استعمال کریں گے۔ میں تجھے اس وقت تک تیل کھلاتا رہوں گا۔

سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں بحرین سے حضرت عمرؓ کے پاس مشک آیا۔ آپ نے فرمایا کاش کوئی ایسی عورت ہوتی جو اس مشک کا کچھ وزن کر دیتی تاکہ میں مسلمانوں میں اس سے حصہ رسدی تقسیم کر دیتا آپؓ کی بیوی عاتکہؓ نے عرض کیا میرے پاس لے آؤ میں وزن کرنا جانتی ہوں۔ آپ نے فرمایا تم وزن نہ کرو۔ عاتکہؓ نے فرمایا کہ کیوں؟ مجھ کو اندیشہ ہے کہ تم مشک کو تولتے وقت ہاتھ کو مل لو گی۔ اس طرح نادانستہ مسلمانوں کے مال میں خیانت کی مرتکب ہو گی۔

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات آپ گشت کر رہے تھے۔ ایک اعرابی پر گذر ہوا جو اپنے خیمہ کے باہر بیٹھا ہوا تھا۔ خیمہ کے اندر سے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ آپ ٹھہر گئے۔ آپ نے اعرابی سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟

اس نے کہا یہ بات آپ کے متوجہ ہونے کے قابل نہیں۔ میری بیوی ہے اس کو بچے کی پیدائش [illegible] رہا ہے۔ آپ اپنی زوجہ ام کلثوم کے پاس گئے اور فرمایا ایک بہت بڑی نیکی کا کام ہے اگر تو اس میں شریک ہونا چاہتی ہے۔ تو ضروری سامان لے [illegible] اس غریب مسافر کی بیوی کو بچے کی پیدائش کی [illegible] چنانچہ وہ بخوشی تیار ہو گئیں۔ آپ اس [illegible] تشریف لائے۔ پوچھا کیا تم اس عورت [illegible] آپ کی بیوی کے پاس جا کر [illegible] آپ اعرابی کے پاس بیٹھ کر باتیں [illegible] حضرت ام کلثوم نے آواز دی [illegible] امیر المؤمنین! اپنے ساتھی کو لڑکے کی بشارت [illegible] امیر المؤمنین کا نام سنا تو گھبرا گیا۔ اور [illegible]

پیچھے ہٹ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ میرے بھائی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کل ہمارے پاس آنا وہ صبح کو آکر ملا۔ تو آپ نے بچے کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ اور کافی مال و اسباب دے کر رخصت فرمایا۔

زید بن اسلم روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ ایک رات گشت کر رہے تھے۔ دیکھتے ہیں ایک عورت اپنے گھر (خیمہ) میں ہے۔ اس کے ارد

اپنے کندھے پر بوجھ سے لدا تھیلا اٹھا کر خود پہنچایا اور خود پکا کر بچوں کو کھلایا

گرد بچے رو رہے ہیں۔ ایک ہنڈیا آگ پر رکھی ہوئی ہے اس میں پانی رکھا ہے۔ آپؓ نے خیمہ کے سامنے کھڑے ہو کر کہا۔

اللہ کی بندی! یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟ تو اس نے کہا کہ ان کا رونا بھوک کی وجہ سے ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یہ ہنڈیا کیسی ہے جو چولہے پر رکھی ہے؟ اس نے کہا یہ پانی ہے۔ جس سے میں ان بچوں کو بہلا رہی ہوں۔ تاکہ یہ سو جائیں۔ میں ان کو اس وہم میں ڈال رہی ہوں کہ تاکہ یہ سمجھیں اس میں کچھ پک رہا ہے۔ تو اس پر حضرت عمرؓ رو پڑے۔ آپ بیت

المال میں آئے ایک بڑا تھیلا آٹے کا، اور ایک ڈبہ گھی کا۔ اور کچھ کھجوریں، کپڑے، درہم رکھے، یہاں تک کہ تھیلا بھر گیا۔ پھر فرمایا اسلم! اس تھیلے کو میرے کاندھے پر رکھ دو۔ میں نے عرض کیا، اس تھیلے کو میں اٹھاتا ہوں تو فرمایا۔ قیامت کے دن میری طرف سے تو جواب دے گا؟ پھر سامان اٹھا کر اس عورت کے پاس تشریف لے آئے۔ ہنڈیا کو لے کر اس میں آٹا اور گھی ڈالا پھر چولہے پر چڑھا کر اپنے ہاتھ سے حرکت دیتے رہے۔ آگ کو جلانے کے لئے پھونکیں مارتے رہے۔ آپ کی داڑھی بڑی تھی جس سے دھواں نکلنے لگا۔ یہاں تک کہ پک کر تیار ہو گیا۔ بچوں کو اپنے ہاتھوں سے کھلاتے رہے حتیٰ کہ بچے سو گئے۔ تو عورت نے کہا خدا تجھے جزا دے امر خلافت میں امیر المؤمنین سے زیادہ مستحق تو تو تھا آپ نے فرمایا کہ کل تم امیر المؤمنین کے پاس جانا میں تم کو وہیں ملوں گا۔ اور تمہارے لئے وظیفہ جاری کرا دوں گا۔

عمال اور گورنروں پر حضرت عمرؓ کے عدل و انصاف کا اتنا اثر تھا کہ وہ ہر وقت آپ سے خوفزدہ رہتے تھے۔ رعایا کو گورنروں کی شکایات کرتے ہوئے کسی قسم کا خوف محسوس نہ ہوتا تھا۔ جب کسی گورنر کی شکایت دربار فاروقی میں پہنچتی تو فوراً اس والی کو طلب فرماتے اور واقعہ کی تحقیقات فرماتے۔ اگر وہ مجرم ثابت ہوتا تو اسے سخت سزا دیتے۔ آپ نے رعایا کی حفاظت اور راحت رسانی کے لئے گورنروں کو سخت ہدایات دی ہوئی تھیں کہ آپ اپنے مکان کے دروازے بند نہ کریں تاکہ جس

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دوکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

وقت کوئی دکھی انسان اپنی حاجت لے کر آئے تو تمہارے سامنے بغیر روک ٹوک آ سکے۔ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہوں۔ باریک کپڑے نہ پہنیں، چھنا ہوا باریک آٹا استعمال نہ کریں۔ جب کسی حاکم کو صوبہ کا والی مقرر کرتے تو اس کی مملوکہ اشیاء اور مال و اسباب کی فہرست تیار کروا کر دفتر خلافت میں محفوظ رکھتے۔ اگر حاکم کی حالت میں کوئی نمایاں تبدیلی ہوتی تو اس کا مواخذہ کیا جاتا۔ آپ ایام حج میں لوگوں کو جمع کر کے فرماتے کہ میرے کسی عامل سے کوئی شکایت ہو تو بیان کرو۔ ایام حج میں ایک دفعہ آپ نے اعلان فرمایا۔ تمام عمال حکومت حاضر تھے۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔

یا امیر المومنین! آپ کے عامل عمرو بن عاصؓ نے مجھے سو کوڑے مارے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اٹھو اور تم بھی برسر عام اپنے حاکم سے بدلہ لو۔ حضرت عمرو بن عاص فاتح مصر نے عرض کیا امیر المومنین یہ بات تو حکام کو ذلیل کر دے گی۔ آپ نے فرمایا میرے نزدیک ہر انسان کی عزت برابر ہے میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات سے بدلہ دلواتے دیکھا۔ حضرت عمرو بن عاص اٹھے اس شخص کو ایک درے کے بدلے ایک اشرفی دے کر راضی کر دیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بحرین کے گورنر تھے۔ ایک شخص جس کی دھاک دشمنان اسلام پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک موقع پر مال غنیمت آیا حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے اس کو تھوڑا سا مال دیا۔ باقی رکھ لیا۔ اس شخص نے کہا میں سارا مال لوں گا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے انہیں ۲۰ کوڑے مارے اور سر منڈا دیا۔ اس شخص نے اپنے بالوں کو جمع کیا اور دربار فاروقی میں حاضر ہوا عرض کیا یا امیر المومنین! ابو موسیٰ نے میرے بیس کوڑے مارے اور میرا سر منڈا دیا یہ خیال کرتا ہے کہ مجھ سے کوئی انتقام نہیں لیا جائے گا۔ حضرت عمرؓ نے یہ سن کر حضرت ابو موسیٰ اشعری کو حکم نامہ جاری کیا کہ جس حال میں ہو میرے پاس مدینہ پہنچو۔ چنانچہ ابو موسیٰ اشعری دربار خلافت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے اس شخص کو بلایا۔ آپ نے فرمایا "اس شخص نے مجھ کو اطلاع دی ہے۔ اگر تم نے زیادتی تنہائی میں کی ہے تو اس کا بدلہ تنہائی میں دینا پڑے گا۔ اگر مجمع میں زیادتی کی ہے تو مجمع میں انتقام دینا پڑے گا۔ ابو موسیٰ ایک جگہ بیٹھ گئے تاکہ وہ شخص انتقام لے۔ وہ شخص اٹھا اور ابو موسیٰؓ کے سامنے کھڑا رہا۔ اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا یہ ہے عدل فاروقی اے اللہ میں ابو موسیٰ کو معاف کرتا ہوں تو بھی اسے معاف کر۔

سیدنا حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں شاہ غسان جبلہ بن ایہم مسلمان ہو گیا۔ مکہ معظمہ عمرہ کرنے آیا تو مکہ کے عورتیں اور بچے مکانوں کی چھت پر چڑھ گئے۔ تاکہ شاہ غسان کو دیکھیں۔ شاہ غسان طواف کر رہا تھا۔ ایک غریب اعرابی کا پاؤں اچانک بادشاہ کے ازار پر پڑا۔ جس سے جبلہ شہزادے کی لنگی کھل گئی۔ شہزادے کو غصہ آیا اس نے غریب اعرابی کو ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ اس بے چارے کا دانت ٹوٹ گیا۔ وہ شخص اسی حالت میں حضرت امیر المومنین سیدنا عمرؓ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا۔

حضرت عمر فاروقؓ نے قحط کے زمانے میں گندم اور گھی کا استعمال ترک کر دیا

یا امیر المومنین! جبلہ شہزادہ غسان نے مجھے طمانچہ مارا۔ میرا دانت توڑ دیا۔ حضرت نے فرمایا جبلہ کو ہمارے پاس لاؤ۔ چنانچہ جبلہ کو لایا گیا۔ حضرت عمرؓ نے جبلہ سے پوچھا کیا واقعی تو نے اس غریب کا دانت توڑا ہے؟ اس نے کہا "ہاں یا امیر المومنین"

آپ نے فرمایا اس غریب شخص کو اجازت دے کہ وہ بھی تجھے اسی طرح طمانچہ رسید کرے جس طرح تو نے اس کو طمانچہ رسید کیا۔

جبلہ یہ حکم سن کر طیش میں آ گیا۔ اس نے کہا یا امیر المومنین مجھے اور ایک بازاری آدمی کو کس چیز نے برابر کر دیا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا اسلام نے۔ جبلہ نے کہا کہ مجھے رات بھر سوچنے دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر صاحب حق اس پر راضی ہو جائے تو مہلت ہے۔ وہ غریب آدمی راضی ہو گیا۔ جبلہ رات ہی رات میں قصاص سے بچ کر بھاگ نکلا۔ اور رومیوں سے جا ملا۔

حضرت عمرؓ نے اسلامی عدل و انصاف کی ایسی مثال قائم کی کہ اسلامی حکم کے مقابلہ میں ایک جبلہ کیا۔ ہزار جبلہ بھی غلطی کرتے تو اسلامی حکم میں تبدیلی نہیں آ سکتی

آج نام نہاد مساوات کے نام سے سیاستدان ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو مساوات مدینہ کی ریاست میں سیدنا فاروق اعظمؓ کے دور حکومت میں عملی نمونہ پیش کیا۔ اس کی ہوا بھی نہیں لگی۔

فاروقی مساوات کا یہ حال تھا سیدنا فاروق اعظمؓ کے دور حکومت میں قحط پڑ گیا۔ آپ نے قحط کے زمانے میں گیہوں اور گھی گوشت کا استعمال بند کر دیا۔ اور قسم کھائی کہ جب تک غریب لوگ آسودہ نہ ہو جائیں گے۔ میں گوشت گھی نہ کھاؤں گا۔ آپ نے نہ صرف اپنے لئے نہ صرف اپنے بیٹے بلکہ اہل و عیال کے لئے ممنوع قرار دیا۔ کہ غریبوں کے بچے بھوکے مریں۔ اور امیر المومنین کے بچے عیش کے ساتھ کھانا کھائیں

ایک دفعہ آپ کے صاحبزادہ عبید اللہ بن عمرؓ کا ایک بھیڑ کا بچہ تھا اس کو انہوں نے ذبح کیا۔ کیونکہ اس وقت انہیں کئی مدت سے گوشت کی خواہش نے تنگ کر رکھا تھا۔ آپؓ گھر آئے۔ پوچھا گوشت کی بو کہاں سے آ رہی ہے؟ آپ نے اپنے غلام اسلم سے فرمایا دیکھو کیا پک رہا ہے۔ وہ اٹھے تو دیکھا تنور میں بھیڑ کے بچے کا گوشت پک رہا تھا۔ عبید اللہ نے اسلم کو کہا کہ میرا پردہ رکھو خدا تیرا پردہ پوشی کرے گا۔ انہوں نے کہا مجھے حضرت عمرؓ نے اعتماد کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ غلام نے حضرت عمرؓ کو واقعہ سنایا آپؓ نے عبید اللہ کو فرمایا "اے عبید اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ عمرؓ کی حکومت میں غریبوں کے بچے بھوکے مریں امیر المومنین کا بچہ بھیڑ کا گوشت کھائے چنانچہ ہانڈی چولہے سے منگوا کر گوشت غربا میں تقسیم کر دیا۔

مطب صدیقی

تین چیزیں تین پیشیاں تین کچہریاں

مرسلہ: قاری محمد عباس، برطانیہ

دل پر تین چیزوں کا تسلط

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کا دنیا مقصد بن جائے حق تعالیٰ شانہٗ اس کے دل پہ تین چیزیں مسلط کر دیتے ہیں (۱) ایک ایسا غم جو کبھی ختم ہونے والا نہ ہو (۲) ایسا مشغلہ جس سے فراغت نصیب نہ ہو (۳) ایسا فقر جس کا کبھی خاتمہ نہ ہو۔

تین لذت کی چیزیں

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دنیا میں تین لذت کی چیزیں نہ ہوتیں تو میرے لئے اس دنیا میں ایک دن جینا بھی گوارا نہ تھا۔

(۱) سخت گرمی کے دن دوپہر کے وقت (روزے میں) پیاس سے رہنے کی لذت۔

(۲) آخری شب میں سجدہ کرنے میں جو لطف آتا ہے اس کی۔

(۳) ایسے بزرگوں کی صحبت، جن کی باتوں میں سے عمدہ میوے ایسے سنے جاتے ہیں جیسے باغ میں سے عمدہ عمدہ پھل چھانٹ کر چنے جاتے ہیں۔

تین چیزوں کا اکرام اور تین کا عذاب

ابو حامد لفاف کہتے ہیں کہ جو شخص موت کو کثرت سے یاد کرے اس کے اوپر تین چیزوں کا اکرام ہوتا ہے (۱) توبہ جلدی نصیب ہوتی ہے۔ (۲) مال میں قناعت میسر ہوتی ہے۔ (۳) عبادت میں نشاط اور دلبستگی پیدا ہوتی ہے۔

اور جو شخص موت سے غافل رہتا ہے اس پر تین عذاب مسلط کئے جاتے ہیں (۱) گناہ سے توبہ میں تاخیر ہوتی رہتی ہے۔ (۲) آدمی پر راضی نہیں ہوتا (یعنی اس کو کم ہی سمجھتا رہتا ہے چاہے کتنی ہی ہو جائے (۳) عبادت میں سستی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت حسنؓ کی تین نصیحتیں

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہونے لگا تو کچھ لوگ ان کی خدمت میں حاضر تھے انھوں نے عرض کیا کہ آخری نصیحت فرما دیجئے ارشاد فرمایا کہ تین باتیں تم سے کہتا ہوں ان کو سن کر میرے پاس سے چلے جانا۔ اور میں جہاں جا رہا ہوں مجھے تنہائی میں وہاں جانے دیجیو اس کے بعد فرمایا۔ (۱) جس کام کا دوسرے کو حکم کرو پہلے خود اس پر عمل شروع کر دو (۲) جس بات سے دوسرے کو منع کرو پہلے خود اس سے رک جاؤ (۳) تمہارا ہر قدم یا تمہارے لئے نافع ہے (یعنی کہ جنت کی طرف پڑتا ہے) یا مضر ہے (جہنم کی طرف چلتا ہے اس لئے ہر قدم کو اٹھاتے وقت یہ سوچ لو کہ کدھر جا رہا ہے۔

تین چیزوں کی وصیت

ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ جب میرے استاد ابوبکر بن حبیبؒ کا انتقال ہونے لگا تو شاگردوں نے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرما دیجئے فرمایا تین چیزوں کی وصیت کرتا ہوں (۱) اللہ کا خوف (۲) تنہائی میں اس کا مراقبہ (۳) جو چیز مجھے پیش آرہی ہے اس کا خوف رکھا جائے۔ مجھے اکسٹھ برس گزر گئے لیکن گویا میں نے دنیا کو دیکھا بھی نہیں یعنی ایسے جلدی گزر گئے اس کے بعد ایک پاس بیٹھنے والے سے پوچھا دیکھو میری پیشانی پر پسینہ آگیا یا نہیں اس نے عرض کیا۔ آگیا۔ فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ یہ ایمان پر موت کی علامت ہے (جیسا کہ حدیث میں وارد ہے)۔

آخرت کے تین اوقات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین وقت تو ایسے ہیں جن میں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔

(۱) ترازو کے وقت (جب اعمال کے تولے جانے کا وقت ہوگا یہاں تک کہ اس کو معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا (نیکیوں کا) پلڑا جھک رہا ہے یا نہیں۔

(۲) جب یہ اعلان ہوگا کہ آؤ اپنے حساب کی کتاب لے لو اس وقت کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا پشت کے پیچھے سے بائیں ہاتھ میں ملتا ہے۔

(۳) پل صراط کے وقت جب کہ وہ جہنم پر بچھائی جائے گی (اور اس پر چلنا پڑے گا) جب تک کہ آدمی اس پر خیریت سے نہ گزر جائے۔

تین پیشیاں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد متعدد احادیث میں ہے کہ قیامت کے دن تین پیشیاں ہوں گی پہلی دو پیشیوں میں تو مطالبات، سوال جواب اور عذر معذرت وغیرہ سب کچھ ہوگا۔ اور تیسری پیشی میں اعمال نامے ہاتھوں میں دیے جائیں گے کسی کے داہنے ہاتھ میں اور کسی کے بائیں ہاتھ میں۔

تین کچہریاں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن تین کچہریاں ہوں گی (۱) ایک کچہری میں تو معافی ہے ہی نہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کے کسی کو شریک بنانے کی ہے (اس عدالت میں تو صرف ایمان اور کفر کا مقدمہ پیش ہوگا۔ اور جرم کی معافی کا اس عدالت میں ذکر ہی نہیں) (۲) دوسری کچہری میں اللہ تعالیٰ حق والے کو اس کا حق ضرور دلائیں گے۔ خواہ اپنے پاس سے عطا فرمائیں یا جس کے ذمہ حق ہے اس سے وصول کر کے مرحمت فرمائیں اور یہ کچہری بندوں کے آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کی ہے کہ اس میں مظلوم کو ظالم سے بدلہ دلوایا جائے گا۔ (۳) تیسری کچہری اللہ تعالیٰ کے اپنے حقوق کی ہے (فرائض وغیرہ میں کوتاہی کی ہے) ان میں اللہ تعالیٰ زیادہ پرواہ نہیں فرمائیں گے یہ اس کریم

باقی صفحہ ۲۹ پر

حرام مال، حرام کمائی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص گناہ سے مال پیدا کرے پھر اس سے صلہ رحمی کرے یا صدقہ دے یا اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ تو اللہ تعالیٰ ان تمام مصارف کو اکٹھا کر کے دوزخ میں ڈال دے گا۔

(ابو داؤد)

وہ جو کہا گیا ہے کہ عبادات دس حصوں میں سے نو حصے رزق حلال میں آجاتے ہیں۔ اور باقی تمام عبادات ایک حصے میں آتی ہیں حقیقت میں یہ ہے کہ بغیر رزق حلال کمائی کے خیرات و صدقات کرنا اور زکواۃ و حج وغیرہ کوئی معنی نہیں رکھتے۔ لیکن آج حالت یہ ہے کہ کوئی ناچ گا کر کما رہا ہے، کوئی جانداروں کی تصویریں بنا کر پیٹ پوجا کر رہا ہے۔ کوئی زنا کی کمائی کھا رہا ہے حلال حرام کی کوئی تمیز نہیں رہی۔ ناچ گانے کی کمائی سے فریضہ حج ادا کرتے ہیں۔ زنا کی کمائی مسجدوں میں بھی دیتے ہیں۔

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص نیک کام میں حرام خرچ کرے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کوئی شخص پیشاب سے اپنے کپڑے پاک کرے

(احیاء العلوم)

اس زمانہ میں چونکہ آخرت کی فکر نہیں رہی۔ اور بد دیانتی کی فضا کی وجہ سے مرنے کے بعد کی زندگی کا دھیان نہیں رہا ہے۔ اس وجہ سے کسی کا حق ضائع کر دینا، سود اور رشوت سے پیٹ بھرنا ناچ گا کر کمانا، عورتوں کا ماڈلنگ کر کے کمانا، وی سی آر اور ٹی وی کے ذریعے فلمیں دکھا کر کمانا یا کسی اور ذریعے سے ایسا مال حاصل کر لینا جو شرعاً حرام ہو، کوئی بڑا گناہ نہیں سمجھا جاتا۔

"اے غلط بین شخص تو جسے مال (حرام کی کمائی) سمجھ رہا ہے وہ اصل میں "مار" (سانپ) ہے۔

جب خوف خدا دل میں ہو اور قیامت کے دن جواب دہی کا ڈر ہو، تو رشوت لینے والا کب رشوت لے سکتا ہے؟ جب وہ یہ سمجھے کہ جس مالک نے اسے حرام کیا ہے۔ وہ پاس موجود ہے۔ چور چوری کرتے ہوئے پانچ سال کے بچے سے ڈرتا ہے۔ لیکن خدائے قہار کا خوف اس کے دل سے نکل چکا ہے۔ ورنہ چوری کیسے کر سکتا ہے؟

جب خدا کے خوف سے آزاد ہو جاتی ہے قوم

محمد اقبال — حیدرآباد

آپ اپنے ہاتھ سے برباد ہو جاتی ہے قوم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ حرام کھانے اور پہننے کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی۔ اور حرام سے صدقہ بھی قبول نہیں کیا جاتا۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو کپڑا دس درہم کا خریدا گیا ہو۔ اور ان میں سے ایک درہم حرام کا تھا۔ تو جب تک وہ کپڑا جسم پر رہے گا۔ اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب تک انسان سفر میں رہتا ہے۔ اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ اگر سفر کے ساتھ شکستہ حال بھی ہو تو اس کی دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہو جاتی ہے۔ اس حدیث میں فرمایا۔ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے اس شخص کی دعا قبول نہ ہوگی جس کا کھانا پینا، پہننا حرام ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے — ایک ایسے شخص کا ذکر کیا۔ جو لمبے سفر میں ہو، بال بکھرے ہوئے ہوں، بدن پر غبار لگا ہو، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یا رب یا رب کہتا ہو، اور اس کا کھانا حرام ہو، پینا حرام ہو، پہننا حرام ہو، لباس حرام ہو اور اس کی غذا بھی حرام ہو تو ایسے شخص کی دعا ان سب چیزوں کے باوجود کیسے قبول ہو سکتی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرماتے۔ جس کے پیٹ میں حرام ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کہ ایک بزرگ سے کسی نے دریافت کیا کہ "نمازوں میں دل کیوں حاضر نہیں ہوتا" انہوں نے بتایا کہ پیٹ میں سو فیصد رزق حلال نہیں پہنچتا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ارشاد فرمایا کہ تم اصل عبادت سے غافل ہو، جس کا نام حرام سے بچنا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم نماز پڑھتے ہو، کمان کی طرح جھک جاؤ --- روزہ رکھتے رکھتے چلہ کی طرح دبلے ہو جاؤ۔ تو جب تک حرام سے نہ بچو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال قبول نہ فرمائے گا۔

سعد بن ابی وقاصؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے لئے دعا کر دیجئے کہ میں مستجاب الدعوات ہو جاؤں۔ ارشاد فرمایا: اپنے کھانے کو پاک کو خدا کی قسم جب کوئی شخص حرام کا لقمہ پیٹ میں ڈالتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا عمل چالیس دن تک قبول نہیں کرتا۔ جس بندے کا جسم حرام مال سے بڑھا ہو تو اس کا بدلہ بجز دوزخ کے اور کچھ نہیں (طبرانی)

حضرت سہیل تستریؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص حرام کھاتا ہے۔ اس کے اعضاء خواہ مخواہ نافرمان ہو جاتے ہیں۔ اس کو خبر ہو یا نہ ہو۔

حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشی زندگی کے جو اصول بتلائے ان میں یہ بھی ہے کہ محنت و مشقت انسان کا مقدر ہے۔ اس لئے اس پر کسب یا محنت کر کے روزی حاصل کرنا لازم ہے۔ لیکن کسب کا جائز اور روزی کا حلال ہونا

ہونا ضروری ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ میری امت بھی میرے بتائے ہوئے اصولوں پر میرے نقش قدم پر چلے۔ مگر افسوس مسلمانوں نے آپؐ کے اصولوں کو ترک کر دیا۔ اور دولت کمانے کے لئے ناجائز طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ فی زمانہ لوگ دھوکہ اور عیاری سے دولت کمانے کو بڑا فخر سمجھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ناجائز طریقہ سے کمائی ہوئی دولت تباہی کا باعث ہوتی ہے اور گذشتہ قومیں بھی بددیانتی اور بے ایمانی کے باعث تباہ ہوئیں۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص گرانی کے انتظار میں غلہ روکتا ہے۔ وہ ملعون ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہر وہ چیز جو ضروریات زندگی میں سے ہو۔ اس کے دام بڑھنے کے خیال سے روکنا سخت گناہ ہے۔ ہم جیسے بار وزی میں کچی خوشی اس وقت محسوس کریں گے۔ جب اس کے طریقے بھی جائز ہوں سوائے اسلام کے باقی وہ تمام ازم جو انسانی کھوپڑیوں کا اختراع ہیں۔ گناہ غیر گناہ۔ جائز اور ناجائز، اور حرام حلال کی تمیز نہیں رکھتے جھٹکے یا بکرے اور سوّر کو یکساں سمجھا جائے۔ بلکہ حرام کو حلال پر ترجیح دی جائے۔ مرد کے مرد کے ساتھ ازدواجی تعلقات کو قانونی جواز دیا گیا ہو۔ تاکہ پیدائش کم سے کم ہو جس سے اناج و رزق فالتو ہو۔ عورتوں کو زنا کرانے کا لائسنس جاری کر کے انکو طلاقہ کمائی کا پیشہ بنائیں۔ کیا ایسے لوگ اس قابل ہیں کہ ان کے اقتصادی نظام (حرام کمائی کا نظام) کو اپنایا جائے؟

خدائے واحد کا تصور نہیں۔ آغاز و انجام کی فکر ہی نہیں، جب کہ پیدا ہوتے ہیں مرتے دم تک اپنی جان و مال، وقت، دل و دماغ، اور صلاحیتیں سب کچھ مادیات کی نظر کرتے چلے جاتے ہیں۔ جن کی پکار یہ ہے کہ آگے کچھ نہیں۔ اگلے تو بس یہی دنیا ہے زن، زر، اور ساغر و مینا۔ بس عیش کئے جاؤ۔ بالغ لڑکا لڑکی اپنی مرضی سے بدکاری کریں تو ان کے نزدیک جائز ہے لیکن مسلمان —— یہاں تصورات کا محور خداوند قدوس ہے۔ آخرت کا، قیامت کا، جزا اور سزا کا، جنت و دوزخ کا تصور موجود ہے۔ اس لئے گناہ کر کے روپیہ حاصل نہ کرو۔ کیونکہ گناہ کے ذریعہ جو آمدن ہوتی ہے۔ وہ حرام ہوتی ہے۔ رشوت لے کر یا سودے کر یا گانے بجانے کا پیشہ اختیار کر کے یا تصویریں بیچ کر یا اور کوئی ایسی تجارت یا ملازمت کر کے جو شرعاً درست نہ ہو اپنا پیٹ نہ بھرو۔ کیونکہ جو رزق مقدر میں ہے وہ ضرور ملے گا۔ اور ملتے رہے گا۔ پھر حرام کمانے میں جلدی کر کے آخرت برباد کرنے سے کیا فائدہ؟

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ایک شخص کی نگرانی میں اپنا گھوڑا دے کر ایک مرتبہ نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ جب مسجد سے باہر نکلے تو اس شخص کو نگرانی کی اجرت دینے کے لئے آپؓ نے دو درہم نکالے۔ مگر جب باہر تشریف لے گئے تو اس شخص کو نادارد پایا اور دیکھا کہ گھوڑے کی لگام بھی نادارد ہے۔ یہ حال دیکھ کر آپ بازار تشریف لے گئے۔ تو ایک دوکان پر وہ لگام رکھی ہوئی مل گئی۔ دوکاندار نے عرض کیا۔ حضرت ایک شخص دو درہم میں اسے بیچ گیا ہے۔ حضرت علی مرتضیٰؓ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے بھی اسکو یہی دو درہم دینے کا ارادہ تھا مگر اس نے حلال کو چھوڑ کر حرام روزی حاصل کی۔ اگر وہ حرام حاصل کرنے میں جلدی نہ کرتا تو اس کے مقدر میں دو درہم اسکو حلال طریقہ پر مل جاتے۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا جو اقتصادی نظام دیا ہے۔ اس کا مقابلہ دنیا کا کوئی نظام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اصل میں یہ خالق کا دیا ہوا نظام ہے۔ اور وہی خوب جانتا ہے کہ مخلوق کے لئے کس طرح کا نظام بہتر ہے۔

تین کام

صادق علی زاہد، ننکانہ صاحب

ایک دن آنحضورؐ نماز فجر کے لئے ذرا دیر سے تشریف لائے۔ صحابہ کرامؓ نے دیر سے آنے کی وجہ دریافت فرمائی تو آپؐ نے فرمایا کہ آج جب میں نماز تہجد ادا کر رہا تھا تو دوران نماز ہی مجھے نیند آگئی اور خواب میں مجھے اللہؐ کے حضور لے جایا گیا۔ میں نے اللہ تعالیٰؐ کو احسن صورت میں دیکھا، اور میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ اے حبیبؐ فرشتے کیا گفتگو کر رہے ہیں میں نے عرض کی خدایا آپ بہتر جانتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور دبا کر چھوڑ دیا مجھ پر زمین و آسمان کی ہر چیز واضح ہو گئی اللہ تعالیٰ نے دوبارہ فرمایا اے حبیبؐ اب فرمائیے فرشتے کیا گفتگو کر رہے ہیں اب مجھ پر گفتگو واضح ہو چکی تھی میں نے عرض کی کہ خدایا فرشتے ایک دوسرے کو بتا رہے ہیں کہ تین کام ایسے ہیں جن کو اگر حضرت محمدؐ کی امت کا کوئی فرد کرے گا تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور تین کام ایسے ہیں اگر کوئی آدمی ان پر عمل کرے گا تو اس کے درجات بلند کر دیئے جائیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے حبیبؐ وہ باتیں جو فرشتے آپس میں کر رہے ہیں ذرا میرے سامنے دھراؤ آپؐ نے فرمایا۔ وہ امور جن سے مغفرت ہو گی۔

(۱) باری تعالیٰ فرشتے کہہ رہے ہیں کہ جو لوگ نماز ادا کرنے کے بعد کچھ دیر مسجد میں بیٹھا کریں گے اور اللہ کو یاد کیا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے گزشتہ گناہ معاف فرما دیں گے

(۲) آپ نے فرمایا دوسری بات جو فرشتے کہہ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ جو لوگ ہر وقت باوضو رہا کریں گے ان کے بھی گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب ذرا تیسری بات بھی دھرایئے کہ اگر تیری امت کے لوگ اس پر عمل کریں تو ان کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے آپؐ نے عرض کی باری تعالیٰ فرشتوں کے قول کے مطابق تیسری بات یہ ہے کہ جو لوگ نیکیوں کی طرف بڑھیں اور برائیوں سے بچیں ان کے بھی گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائینگے

وہ امور جو درجات کی بلندی کا باعث ہیں:۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

جنّات کے بارے میں کچھ معلومات

ڈاکٹر حافظ ہارون رشید صدیقی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم
"بے شک وہ (یعنی شیطان) اور اس کا لشکر تم کو اس طور پر دیکھتے ہیں کہ تم ان کو نہیں دیکھتے"۔
(سورۃ اعراف آیت ۲۷)

اسی آیت کو بنیاد بنا کر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "جو دعویٰ کرے کہ اس نے جن کو دیکھا تو اس کی شہادت باطل ہے"۔ (ماخوذ از فتح الباری، ج ۶ ص ۳۴۴)

علماء نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی تاویل یہ کی ہے کہ جنوں کو ان کی اصلی حالت میں دیکھنے کا دعویٰ غلط ہے ورنہ صورت بدلنے پر دیکھنا ثابت ہے اس لئے کہ بہت سے لوگوں نے جنوں کو دیکھنے کا دعویٰ کیا ہے ان میں عوام بھی ہیں اور خواص بھی، لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب صورت بدلی ہوئی ہو تو اس کی تصدیق کیسے ہو کہ جن ہے۔ اگر جن انسانی شکل میں ہو اور خود دعویٰ کرے کہ میں جن ہوں تو اس کی دلیل ضروری ہے مثلاً کمرہ کے اندر دکھنا اور بند کمرہ میں غائب ہو جانا وغیرہ مگر اس میں وہم کا بھی اندیشہ ہے اور جھوٹ کا بھی جیسا کہ تجربہ ہے کہ ایک شکل یہ ہو سکتی ہے کہ کوئی اللہ کا ولی جن کو کسی شکل میں دیکھے اور وہ اپنے کشف سے بیان کرے کہ یہ جن ہے، لیکن کشف کی معلومات بھی یقینی نہیں ظنی ہیں۔ ہاں وہ شکلیں سب صحیح اور یقینی ہیں جن میں صحابہ کرامؓ نے کوئی شکل دیکھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ظاہر کیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جن تھا یا شیطان تھا اس لئے کہ شیطان اگرچہ ابلیس کے پیرو انسانوں پر بھی بولا جاتا ہے لیکن عموماً مطلق "شیطان" کا لفظ شیطان ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور ایسے واقعات صحابہ کرامؓ کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے ایک چور کو پکڑ کر چھوڑ دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شیطان تھا۔ حضرت عمار بن یاسرؓ ایک شخص سے لڑ گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شیطان تھا۔ ایک صحابیؓ نے ایک سانپ مار دیا تھا اس کے نتیجہ میں خود ان کی موت واقع ہوگئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سانپ مسلمان جن تھا۔

ان واقعات سے بزرگوں نے یہ استنباط کیا کہ جنوں کو شکلیں بدلنے کا اختیار دیا گیا۔ ورنہ کسی آیت سے یا کسی صحیح مرفوع حدیث سے کسی نے نہیں ثابت کیا جس میں واضح طور پر بتایا گیا ہو کہ جنوں کو صورت بدل لینے کا اختیار دیا گیا ہے۔

صورت بدلنے کے جو صحیح واقعات ہیں وہ شاذ و نادر ہیں اور ان کو معجزہ و کرامت سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے اس لئے میری تحقیق میں تمام جنوں کو صورت بدلنے کے عمومی اختیارات نہیں ہیں۔ نبی کے زمانے میں ایسے واقعات نبی کا معجزہ ہوئے۔ کسی بزرگ کے ساتھ ایسا واقعہ ہوا تو اس بزرگ کی کرامت تھی جس پر قیاس صحیح نہیں۔ دیکھیے نا غیبت کرنے والی عورت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کروائی تو اس نے گوشت کے لوتھڑے قے کئے۔ یہ غیبت کے گناہ کا معنوی گوشت ظاہری شکل میں آگیا، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔ بس یہ ممکن ہے کہ جس طرح فرشتہ کو اللہ تعالیٰ حکم دیں تو انسانی شکل میں سامنے آجاوے اسی طرح جن کو حکم ہو تو انسانی شکل میں سامنے آجاوے یا خاص حالات میں شیطان کو اختیار ہو کہ وہ انسانی شکل میں یا کسی اور شکل میں نظر آجائے لیکن شکل بدلنے کے عمومی اختیارات کی نہ کوئی دلیل ہے نہ مشاہدہ میں نے تو اب تک عام طور سے مشاہدہ کے مدعیوں کو جھوٹا پایا ہے۔ ہو سکتا ہے سچے مشاہدے والوں سے میری اب تک ملاقات نہ ہوئی ہو۔

قرآن مجید میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور پھر سب فرشتوں کو ان کی جانب سجدہ کرنے کا ذکر کئی جگہ آیا ہے جس میں ہے کہ سارے فرشتوں نے سجدہ کر لیا مگر ابلیس نے انکار کر دیا، اس حکم عدولی کے سبب وہ مردود ہوگیا اور اس مجلس سے نکال دیا گیا، پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک کی چھوٹ مانگی، اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت تک کی چھوٹ دے دی۔ اس نے آدمؑ کو ورغلانے اور بہکانے کی قسم کھائی، اللہ تعالیٰ نے اس کو اس بات کی بھی چھوٹ دے دی اور فرمایا کہ میرے خاص بندوں پر تیرا قابو نہ چلے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میری نافرمانی کریں گے اور تیری پیروی کریں گے تجھ کو اور ان سب کو جہنم میں ڈال دوں گا (دیکھیے سورہ بقرہ آیت ۳۴ تا ۳۹، سورہ اعراف آیت ۱۱ تا ۲۵، سورہ حجر آیت ۲۶ تا ۴۴، سورہ اسراء آیت ۶۱ تا ۶۵، سورہ کہف آیت نمبر ۵۰ تا سورہ طٰہٰ آیت ۱۱۶ تا ۱۲۴، سورہ ص آیت ۷۱ تا ۸۵)

سورہ کہف آیت نمبر ۵۰ میں یہ بھی بتایا گیا ہے ابلیس جنوں میں سے تھا۔ لہٰذا ابلیس جو شیطانوں کا جد امجد ہے اور جس کو قیامت تک زندہ رہنے اور انسانوں کو بہکانے کی چھوٹ ہے وہ اور اس کی اولاد نیز اس کے پیروکار سب قیامت تک کے لئے انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے مشن پر لگے ہوئے ہیں، چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان چاہتا تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو چھوٹ دے دی۔ مگر ابلیس اور اس کے پیروکاروں

باقی صفحہ ۲۶ پر

عالمِ اسلام میں مسلم آبادی کا ارتقاء ــــ ایک جائزہ

از: محمود الازہار ندوی صاحب

گزشتہ چند صدیوں میں مسلمانوں کی آبادی میں کمی یا زیادتی اور مستقبل میں کس شرح سے اضافہ ہوگا، کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ موضوع باعث دلچسپی ہوگا۔ سرکاری ادارے، تجارتی، لسانی، اقتصادی اجتماعی اور ثقافتی ادارے بلکہ ہر شخص یہ جاننا چاہے گا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں آبادی میں اضافہ کی شرح کیا ہوگی؟

عالم اسلام جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں کے علاقوں کی آبادی میں اضافہ انسانی تعداد اور ان اقتصادی خصوصیات کی وجہ سے عالم اسلام مستفید ہو رہا ہے۔ بڑی اہمیت کا مالک ہے۔ مسلم ممالک کی آبادی کی تفصیلات اور خاص طور سے مسلمانوں کی تعداد اور عالم اسلام میں ان کا تناسب ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ دنیا کے اس جاندار خطہ کی آبادی کا جائزہ لینے والوں کو اس کا سابقہ پڑتا ہے۔ اس سلسلہ میں جو اعداد و شمار ملتے ہیں وہ تقریبی ہیں جو اصل تعداد سے کم اور زیادہ ہو سکتے ہیں۔

اور اسلامی حوالوں کا ملاحظہ کرنے والوں نے مسلمانوں کی تعداد کے متعلق جو اندازے پیش کئے ہیں۔ ان میں سے زیادہ قدیم رسالہ ہے جس کو محمد توفیق البکری جو مصر میں بیسویں صدی کے ایک صوفی شیخ تھے کا یہ رسالہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا، اور اس کا نام "اسلام کا مستقبل" تھا اس میں مسلمانوں کی تعداد ۱۹۰۰ء تک ۳۲۰ ملین کور ہے جو دنیا کی کل آبادی ۱۵۷۰ کی ۲۰ فیصد ہوتی ہے۔ اس کے بعد ہی شکیب ارسلان کے اعداد و شمار ہیں۔ جو انہوں نے ۱۹۳۳ء میں اسٹوڈرڈ کی کتاب "حاضر العالم اسلامی" میں پیش کیا ہے اس میں مسلمانوں کی تعداد ۴۰۰ ملین ہے جو دنیا کی کل آبادی ۲۰۰۷ ملین میں ۱۹٪ ہے۔ دنیا کے "زندہ مذاہب" نامی کتاب جس کو انگریزی میں ایک پاکستانی محقق احمد المدوس نے مرتب کیا ہے اور جو ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی ہے، اور اس کا شمار جدید کتب مراجع میں ہوتا ہے۔ جس میں مؤلف نے دنیا کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کی تعداد کو تفصیل سے لکھا ہے۔ اس تفصیل پر اعتماد کرتے ہوئے ۱۹۵۰ء تک مسلمانوں کی تعداد ۵۱۰ ملین مذکور ہے۔ جبکہ پوری دنیا کی آبادی ۲۵۱۳ ملین تھی جس سے مسلمانوں کا تناسب ۲۰٫۳ ٪ ہے۔

اس صدی کی چھٹی دہائی میں جو سب سے معتبر اعداد و شمار مسلمانوں کی تعداد کے بارے میں ملتے ہیں۔ وہ وہ ہیں جس کو ہندوستان کی جمعیت علماء نے شائع کیا ہے۔ ڈاکٹر عبد الحمید بخت مرحوم نے اپنی کتاب "عربی اسلامی معاشرہ" میں جو ۱۹۶۶ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی، میں ۱۹۶۰ء تک کے مسلمانوں کی تعداد ۶۳۰ ملین تحریر کی ہے۔ اور پوری دنیا کی آبادی ۲۹۸۶ ملین میں ان کا تناسب ۲۱٪ ہے۔

اور ساتویں دہائی میں "قسمات العالم الاسلامی" کے نام سے ڈاکٹر مصطفیٰ مومن کی کتاب شائع ہوئی جس میں ۱۹۷۰ء تک کے اعداد و شمار درج ہیں یعنی ۷۴۰ ملین جس میں دنیا کی آبادی ۳۶۱۸ ملین مذکور ہے۔ اور اسی طرح مسلمانوں کا تناسب ۲۰٫۴٪ ہے؛

اور ساتویں ہی دہائی میں مشہور محقق پروفیسر محمود شاکر کی مسلمانوں کی تعداد سے متعلق ایک بہترین مجموعہ شائع ہوا۔ جس میں مسلمانوں کی تعداد ۸۵۰ ملین مذکور ہے جب دنیا کی آبادی ۳۹۶۷ ملین بتائی گئی ہے اس طرح مسلمانوں کا تناسب ۲۱٫۴٪ ہوتا ہے؛

اور مغربی ذرائع کے اعداد و شمار جو ماضی اور موجودہ آبادی کی تعداد پر مبنی ہے، اور اسی صدی کے اوائل سے ساتویں دہائی تک کی تعداد کا احاطہ کرنے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کی تعداد گزشتہ تین صدیوں میں اس طرح رہی ہوگی۔

سن عیسوی	دنیا کی آبادی ملین میں	مسلمانوں کی آبادی ملین میں	تناسب
۱۶۵۰	۴۷۰	۱۰۰	٪۲۱٫۳
۱۷۵۰	۶۹۴	۱۵۰	٪۲۱٫۶
۱۸۵۰	۱۰۹۰	۲۱۰	٪۱۹
۱۹۰۰	۱۵۱۷	۳۲۰	٪۲۰
۱۹۳۰	۲۰۰۷	۴۰۰	٪۱۹
۱۹۵۰	۲۵۱۳	۵۱۰	٪۲۰٫۳
۱۹۶۰	۲۹۸۶	۶۳۰	٪۲۱
۱۹۷۰	۳۶۱۸	۷۴۰	٪۲۰٫۴
۱۹۷۵	۳۹۶۷	۸۵۰	٪۲۱٫۴

اس نقشہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ گزشتہ تین صدیوں میں مسلمانوں کی تعداد پانچ بار بڑھی ہے

۱۹۵۰ء میں مسلمانوں کی تعداد ۱۰۰ ملین تھی مگر وہ تعداد ۱۹۵۰ء تک ۵۰۰ ملین سے زائد ہوگئی۔ اور گزشتہ ربع صدی ۱۹۵۰ء سے ۱۹۷۵ء تک مسلمانوں کی تعداد تیزی سے بڑھی اور یہ اضافہ ۱۳ ۔ سے زائد ہے

آٹھویں دہائی میں مقالہ نگار نے خود دنیا کے مسلمانوں کی تعداد کو جمع کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی تعداد ۱۹۸۰ء تک ۹۶۰ ملین ہوگئی تھی جب کہ پوری دنیا کی آبادی ۴۴۲۱ ملین تھی۔ اس طرح مسلمانوں کا تناسب ۲۱٫۹ ٪ ہوتا ہے۔

اور مسلمانوں کی تعداد جیسا کہ مقالہ نگار نے تحریر کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے آفس کے تحت دنیا کی آبادی کے اعداد و شمار کے مطابق ہیں جو اس نے جولائی ۱۹۸۸ء میں شائع کئے ہیں اس میں دنیا کی آبادی ۵۰۸۳ ملین تھی۔ اسی لحاظ سے مسلمانوں کا اوسط ۲۲٫۸ ٪ ہوتا ہے ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۸ء تک کی آبادی کی ترتیب اس طرح ہے:

سن عیسوی	دنیا کی آبادی ملین میں	مسلمانوں کی آبادی ملین میں	نسبت
۱۹۸۰	۴۴۲۱	۹۶۰	٪۲۱٫۹
۱۹۸۱	۴۵۰۸	۹۹۲	٪۲۲
۱۹۸۲	۴۵۸۴	۱۰۱۸	٪۲۲٫۲
۱۹۸۳	۴۶۶۸	۱۰۳۶	٪۲۲٫۲
۱۹۸۴	۴۷۴۹	۱۰۶۸	٪۲۲٫۵
۱۹۸۵	۴۸۳۴	۱۰۹۶	٪۲۲٫۷
۱۹۸۶	۴۹۱۰	۱۱۱۶	٪۲۲٫۷
۱۹۸۷	۴۹۹۴	۱۱۳۹	٪۲۲٫۸
۱۹۸۸	۵۰۸۳	۱۱۵۸	٪۲۲٫۸

اس نقشہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ۱۹۸۱ء تک مسلمانوں کی تعداد ۹۹۲ ملین پہنچ گئی تھی اور بعد کے سالوں میں ان کی تعداد بڑھی۔ مسلمانوں کی آبادی پہلی بار یعنی ۱۹۸۱ء میں ۲۲٪ ہوئی جیسا کہ آٹھ سالوں ۱۹۸۱ — ۱۹۸۸ء میں مسلمانوں کی تعداد ۱۹۶ ملین بڑھی ہے۔ یہ اضافہ عالمی پیمانے پر ۲۱ ملین سال کے قریب ہے اور جب ہم عالم اسلامی میں آبادی کا جائزہ لیتے ہیں تو مسلمانوں کی تعداد میں فطری اضافہ کو دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی تعداد دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں زیادہ ہے کیونکہ ایک بڑی تعداد ہر سال حلقہ بگوش اسلام ہوتی ہے۔ اس سے مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے سابقہ اعداد و شمار سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا ہے کہ ۲۰۰۰ء تک یعنی اکیسویں صدی کے آغاز میں مسلمانوں کی تعداد ۱۴۰۰ ملین ہو جائے گی جو ۶۲۶۰ ملین آبادی میں ۲۵ ٪ ہوگی۔ اسلئے یہ اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آنے والے سالوں میں مسلمان کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوگا۔ اس کے بعد مسلمانوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان مخلصانہ کوششوں کا علمی جائزہ لیں اور ان وسائل سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں جو امت اسلامیہ کے فلاح و بہبود کے باعث بنیں۔ ●●

(ڈاکٹر عادل طٰہٰ یونس

الداعی الاسلامی

جولائی ۱۹۸۹ء)

والدین کے حقوق

محمد یونس آرائیں۔ ٹنڈو آدم

ایک آدمی دربار رسالت میں حاضر ہوا اور کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟

”تیری ماں“

اس نے عرض کیا کہ پھر کون؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کہ پھر تمہاری ماں“

اس شخص نے عرض کی کہ پھر کون؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کہ پھر تمہارا باپ“

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی باپ کی ناراضی میں ہے۔

ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ علیہ وسلم! ماں باپ کا حق اپنی اولاد پر کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ!

وہ تیرے لئے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی (یعنی ان کی ناراضگی میں دوزخ اور ان کی رضا میں جنت ہے)۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس زمانے میں قریش اور مسلمانوں میں معاہدہ تھا میری مشرکہ ماں میرے پاس آئی ہے میں نے حضور سے عرض کی کہ میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام سے رغبت نہیں رکھتی کیا میں اس سے سلوک کر سکتی ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ہاں اس سے سلوک کرو۔

ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا والدین کے ساتھ حسن سلوک میں کوئی چیز ایسی بھی ہے جو ان کی موت کے بعد میں ان کے ساتھ کر سکوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہاں ان کے لئے دعا کرنا اللہ تعالیٰ سے ان کی بخشش چاہنا ان کے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرنا ان کی وجہ سے رشتہ داروں سے سلوک کرنا اور ان کے دوستوں کی تعظیم کرنا۔

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جگہ کا نام) میں گوشت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک عورت آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریب پہنچ گئی سرورِ عالم نے اس کے لئے اپنی چادر بچھا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔

میں نے پوچھا یہ کون ہے!

لوگوں نے بتایا کہ

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں (بعض روایا میں رضاعی بہن شیما کا ذکر آتا ہے)۔

ایک شخص نے دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرا ارادہ ہے کہ جہاد کروں اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشورہ چاہتا ہوں

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ

کیا تیری ماں ہے!

اس شخص نے کہا ــــ ہاں

تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اس کی خدمت میں حاضر ہو کہ جنت اسی کے قدموں تلے ہے

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اپنے ماں باپ کو گالیاں دینا بڑے گناہوں میں سے ہے

لوگوں نے عرض کی کہ

[illegible] کو گالی دے سکتا ہے!

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اس طرح کہ وہ دوسرے کے والدین کو گالیاں دیتا ہے اور وہ اس کے والدین کو گالیاں دیتے ہیں۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

تین آدمیوں کی دعا قبول ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں۔

(۱) ایک مظلوم کی دعا ظالم کے حق میں

(۲) دوسرے مسافر کی دعا۔

(۳) تیسرے والدین کی دعا جو اولاد کے حق میں ہو۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

تم اپنے آباؤ اجداد سے بے پروائی نہ کرو جو شخص اپنے ماں باپ سے بے پروائی اختیار کرتا ہے وہ ناشکری کرتا ہے۔

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت کی ہے جو ماں باپ اور ان کی اولاد میں اور بھائیوں بھائیوں میں تفریق ڈالے۔

ایک شخص نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھ سے ایک بڑا گناہ ہو گیا ہے کیا میرے لئے کوئی توبہ کی صورت ہے!

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ

کیا تیری ماں ہے!

اس شخص نے عرض کی نہیں

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ

کیا خالہ ہے!

اس شخص نے عرض کی جی ہاں

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اس سے حسنِ سلوک سے پیش آیا کرو۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور روزی کشادہ ہو اسے چاہیئے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرے

ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی بیوی سے محبت بہت زیادہ تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس کو طلاق دے دو۔

ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کو ٹال دیا اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا

باقی صفحہ ۲۶ پر

HB
TRUSTABLE MARK
Hameed
معیاری زیورات کا مرکز
حمید برادرز جیولرز
شاہراہ عراق صدر کراچی
فون: ۵۲۱۵۰۳، ۵۲۵۴۵۴

حافظ محمد ادریس

کھاریاں کے گاؤں چک کانیاں کے
خون ریز تصادم کی کہانی

قادیانی اقلیت اور پیپلز پارٹی

- کھالیں جمع کرنے والے نہتے نوجوانوں پر قادیانیوں نے فائر کھول دیا
- گاؤں میں جگہ جگہ جلے ہوئے مکانات کا ملبہ پڑا ہے
- پورے واقعہ کی جوڈیشل انکوائری کروائی جائے

پاکستان میں دستوری ترمیم نمبر ۲ کے ذریعے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو دستوری طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد قادیانی کارندے زیر زمین سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے تھے۔ مرزا طاہر احمد کی طرح بہت سے بااثر قادیانی بیرون ملک جا کر پاکستان اور اس کے خلاف زہر اگلنے میں اب تک مصروف ہیں۔

پیپلز پارٹی کو قادیانیوں نے ۱۹۷۰ء میں ہر قسم کی حمایت اور تعاون پیش کیا تھا۔ اور اب ۱۹۸۸ء میں ہونے والے عام انتخابات میں بھی اس کی تمام تر ہمدردیاں محترمہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ تھیں۔ اگرچہ دستوری ترمیم کے مطابق قادیانیوں کو مسلم نشستوں پر ووٹ دینے کا حق نہیں تھا۔ تاہم انہوں نے پہلے ہی سے جعلی طور پر اپنے نام مسلمان ووٹروں کی فہرست میں درج کرا رکھے تھے۔ اس جھوٹ اور جعل سازی سے یہ لوگ پاسپورٹوں میں اپنے آپ کو مسلم ظاہر کر کے حرمین شریفین بھی جاتے ہیں۔

۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت نے اتنا زور پکڑا کہ بھٹو جیسا قادیانیوں کا سرپرست بھی مجبور ہو گیا کہ دستور میں ترمیم کر کے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوائے۔ یہ قدرت کا کرشمہ تھا کہ قادیانی مسئلہ جو مدت سے ملت اسلامیہ کے لئے دردِ سر بنا ہوا تھا سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے ہاتھوں سے طے ہو گیا۔ ترمیم کی حد تک تو قادیانی ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم قرار پا گئے تھے مگر عملاً ان کا سرکاری مشینری اور بیوروکریسی پر تسلط بدستور قائم رہا۔

صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کسی حد تک نظر رکھی جاتی تھی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قادیانی بیرون ملک منتقل ہونے لگے۔ اب پیپلز پارٹی کے مرکز میں برسر اقتدار آنے کے بعد قادیانیوں نے دوبارہ کل پرزے نکالنے شروع کر دیئے ہیں۔ نسیم احمد کو اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کے لئے منتخب کرنا، فرحت اللہ بابر کو وزیر اعظم کا سپیچ رائٹر مقرر کیا جانا اور کنور ادریس کا سندھ کے چیف سیکرٹری کے طور پر تقرر تو عام لوگوں کو معلوم ہے مگر اس کے علاوہ دیگر سطحوں پر جو تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں وہ عام لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہیں مگر یہ اتنی دور رس اور خطرناک ہیں کہ کسی بھی وقت دھماکے کی صورت میں قوم کے سامنے آ سکتی ہیں۔ پلیمنٹ ریکارڈ بھی اس معاملے میں خاصی "خدمات" سرانجام دے رہا ہے نیز وزارت خارجہ میں دوبارہ قادیانیوں کے اثرات وسعت پذیر ہیں۔

موجودہ مرکزی حکومت کی شہ پا کر قادیانیوں نے مختلف مقامات پر مسلمان اکثریت کے خلاف اپنی گھناؤنی سازشوں اور انتقامی کارروائیوں کا آغاز کر دیا ہے۔ بھونڈہ اور ضلع سیالکوٹ کے بعض دیگر مقامات پر مسلمانوں پر قاتلانہ حملوں کی وارداتیں ہوئیں۔ ایک مسجد کے میناروں کو شہید کر دیا گیا۔ کوٹری (سندھ) میں بھی مسلمانوں پر قاتلانہ حملے ہوئے اور اب حال ہی میں ضلع گجرات کے ایک گاؤں میں بھی خون ریز تصادم ہوا ہے۔

ضلع گجرات کا یہ تصادم انتہائی خطرناک تھا مگر قومی پریس میں اس کی تفصیلات بھی نہیں آ سکیں اور قومی رہنماؤں نے اس کا وہ نوٹس بھی نہیں لیا جس کا یہ مستحق تھا۔ یہ واقعہ تحصیل کھاریاں کے ایک گاؤں چک باریاں میں پیش آیا۔ اس گاؤں کو "چک کانا" بھی کہا جاتا ہے یہ کھاریاں سے تقریباً پانچ چھ میل جنوب مغرب کی طرف واقع ہے۔ اتفاق سے میرا آبائی گاؤں بھی اس گاؤں سے چار پانچ میل کے فاصلے پر جنوب کی طرف واقع ہے۔

چک کانا کی آبادی پانچ چھ ہزار کے درمیان ہے اس گاؤں میں قادیانی کسی زمانے میں عددی اور مالی لحاظ سے مسلمانوں کے مقابلے میں طاقتور تھے۔ گاؤں کی بااثر گوندل برادری کے زمیندار قادیانی تھے اور قادیانیوں کے مشنری یہاں اکثر آتے رہتے تھے۔ خود گاؤں میں بھی ان کے ہمہ وقتی کارکن موجود تھے جو گرد و نواح کے دیہات میں اپنے نظریات پھیلانے کی سعی لاحاصل کرتے رہتے تھے۔ اس گاؤں میں مسلم آبادی کمزور بھی تھی اور قلیل بھی اس لئے مسلمان دبے دبے سے رہتے تھے۔ قادیانیوں نے ان پر ایسا رعب بٹھا رکھا تھا کہ وہ دم مارنے کی سکت بھی نہ رکھتے تھے۔ میرے ایک نوجوان دوست رحمت خان نے مجھے بتایا کہ بعض اوقات اس گاؤں میں مسلمان قادیانیوں کے خوف سے اپنے دینی فرائض ادا کرنے سے بھی گریز کرتے تھے۔ رحمت خان قصبہ جوڑا کے رہنے والے ہیں۔ ان کی رشتے داریاں موضع چک کانا میں ہیں۔ ان کے رشتہ داروں میں بھی بہت سے لوگ قادیانی تھے۔

۱۹۷۱ء میں سقوط ڈھاکہ کے ساتھ پاکستانی فوجیں اور سیکورٹی سے متعلق افراد بھارت کی قید میں چلے گئے قادیانیوں نے سقوط ڈھاکہ پر ہر جگہ جشن منائے تھے۔ اتفاق سے چک کانا کا ایک ہونہار نوجوان محمد امیر بھی جنگی قیدیوں میں شامل تھا۔ اس قید ہی کے دوران وہ قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہوا اور قید سے رہائی کے بعد اپنے گاؤں آ کر اس نے قادیانیوں کے ساتھ مکمل قطع تعلق کر کے مسلمانوں کے ساتھ نشست و برخاست رکھی۔ مگر حالات ابھی سازگار نہ تھے کہ محمد امیر کھل کر قادیانی چوہدریوں کو چیلنج کر سکتا۔ وہ خود بھی گاؤں کی چوہدری برادری سے تعلق رکھتا تھا مگر بڑے بڑے جثوں کے ساتھ ٹکر لینا کوئی آسان کام نہ تھا۔ محمد امیر اس عرصے میں حکمت کے ساتھ کوشش کرتا رہا کہ اپنے قریبی عزیزوں اور بھائی بہنوں کو قادیانیت کے چنگل سے نکال کر اسلام کی روشنی میں لے آئے۔ اسے کسی حد تک کامیابی ہوئی۔ رفتہ رفتہ اس کی مساعی جمیلہ نے پورے گاؤں کا نقشہ بدل دیا۔ اس کے اپنے خاندان نے شروع میں خاصی مزاحمت کی مگر تبدیلی کی تیز لہر کا راستہ نہ روک سکے۔ اس تبدیلی کی بدولت اس کے ساتھ کچھ نوجوان شامل ہو گئے

اور کچھ پیدائشی مسلمانوں کو حوصلہ ملا۔ چنانچہ اسی سال ۲۶ مئی ۱۹۸۹ء کو جمعۃ المبارک کے دن گاؤں میں ایک بڑا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں گاؤں کے کئی قادیانی مرد اور عورتیں حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اس کے لئے فضا رمضان المبارک ہی سے بنائی جا رہی تھی گرد و نواح کے دیہات میں بھی مسلسل اس جلسے کے اعلان ہوتے رہے تھے۔ چشم دید گواہوں کے مطابق یہ جلسہ حاضری اور جوش و جذبہ کے لحاظ سے مثالی جلسہ تھا اس جلسے سے قادیانی چوہدریوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا۔ وہ بوکھلائے ہوئے تو پہلے ہی سے تھے مگر اب بالکل پاگل ہو گئے۔

قادیانی اپنی طاقت کے گھمنڈ میں مبتلا تھے چنانچہ وہ محمد امیر اور دیگر فعال نوجوانوں کو قتل کی دھمکیاں دینے لگے۔ کئی مرتبہ دونوں پارٹیوں میں تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔ بالآخر بات مناظرے اور مباہلے تک پہنچی مگر کوئی حتمی نتیجہ برآمد نہ ہو سکا۔ کشیدگی کی اس فضا میں عیدالاضحیٰ سے چند روز قبل طرفین نے پنچایت کر کے طے کیا کہ اپنے اپنے عقیدہ کا پرچار پرامن طریقے سے کیا جائے اور تصادم سے گریز کا راستہ اپنایا جائے۔ یہ بھی طے ہو گیا تھا کہ کوئی فریق اسلحہ لے کر نہیں چلے گا۔

عید کے دن قادیانی نوجوانوں کا ایک گروپ اسلحے سے لیس ہو کر گلیوں میں نکل آیا۔ مسلمانوں نے ان نوجوانوں کو پکڑ کر بٹھایا اور قادیانی آبادی کے لیڈروں سے شکایت کی۔ قادیانیوں کے وڈیرے موقع پر پہنچے اور اس خلاف ورزی پر معذرت کی جس کے بعد مسلمانوں نے ان نوجوانوں کو چھوڑ دیا اور تاکید کی کہ آئندہ معاہدے کی خلاف ورزی برداشت نہیں کی جائے گی۔

گاؤں میں عید کے روز اور اس کے دو دن بعد تک لوگ قربانی کے جانور ذبح کرتے رہے۔ قربانی کے جانوروں کی کھالیں جمع کرنے کے لئے مسلمان نوجوانوں کا ایک گروپ گاؤں میں چکر لگا رہا تھا۔ وہ سب معاہدے کے مطابق نہتے تھے۔ قادیانیوں نے خفیہ طور پر سازش کر رکھی تھی اور وہ مسلح ہو کر ایک چوبارے میں بیٹھے تھے جیسے ہی نوجوان ان کی زد میں آئے تو انہوں نے آتشیں اسلحہ کے فائر کھول دیئے۔ نتیجۃً ایک مسلمان نوجوان احمد خان شہید ہو گیا اور دوسرے زخمی ہو گئے۔ محمد امیر اصل ہدف تھا مگر اسے اللہ نے بچا لیا۔

قادیانیوں کی طرف سے یہ حملہ اتنا شرمناک اور قابل مذمت تھا کہ مسلمان آبادی مشتعل ہو گئی۔ اب لوگوں کے جذبات کو قابو میں رکھنا کسی کے بس میں نہ تھا اس بے گناہ انسانی قتل کی خبر قرب و جوار کے دیہات میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ پہلے ہی سے تمام لوگ خطرے کی بو سونگھ رہے تھے۔ آناً فاناً گاؤں کے سارے مسلمان جمع ہو گئے۔ وہ مرنے مارنے کے لئے بالکل تیار تھے۔ دوسرے دیہات سے بھی لوگ فوج در فوج آنے لگے اور خون ریز تصادم شروع ہو گیا۔ قادیانی مورچہ بند ہو کر بیٹھ گئے تھے مگر پرجوش نوجوانوں نے ان کے مورچوں کو ملیا میٹ کر دیا۔ قادیانی قتل ہوئے باقی بھاگ نکلے۔ یہ اچھا ہوا کہ بھاگتے ہوئے لوگوں کا تعاقب نہیں کیا گیا مگر غم و غصے سے بپھرے ہوئے ہجوم نے قادیانیوں کے گھروں کو آگ لگانا شروع کر دی کسی شخص نے کسی کے گھر سے کوئی چیز نہیں اٹھائی مگر ان گھروں کو جلا ڈالا گیا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہجوم لوٹ مار کے لئے نہیں بلکہ قادیانیوں کی طرف سے وحشیانہ قتل پر ردعمل کے اظہار کے لئے جمع ہوا تھا

یہ واقعات ۱۶، اور ۱۸ جولائی کے درمیان رونما ہوئے گوجرانوالہ ڈویژن کے کمشنر اور ڈی آئی جی ضلع گجرات کے ڈی سی اور ایس ایس پی اور دیگر تمام اعلیٰ افسران اضلاع گجرات، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کی بھاری

> **اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندے**
> **نسیم احمد، وزیراعظم کا تقریر نویس**
> **فرحت اللہ بابر اور سندھ کا چیف**
> **سیکرٹری کنور ادریس تینوں سکہ بند**
> **قادیانی ہیں!**

پولیس نفری کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ چک کالا کا قادیانی آباد علاقہ میں سے بہت سے لوگوں نے قادیانیت سے براءت کا اعلان کر کے اسلام میں داخل ہونے کی استدعا کی مشتعل ہجوم نے ان لوگوں کی درخواست کو خوش دلی کے ساتھ قبول کیا اور انہیں معاف کر دیا گیا۔ چیدہ چیدہ قادیانی بھاگ کر ربوہ چلے گئے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں یا مکانات کے جلنے سے جل جانے والوں کی صحیح تعداد ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ کمشنر صاحب نے ہجوم کی موجودگی میں مسلمانوں کے مقامی راہنماؤں کو یقین دلایا تھا کہ چونکہ اہل قادیانیوں نے کئی بار، بار بار وہ باہمی معاہدے اصول کی خلاف ورزی کرتے رہے ہیں اس لئے ان کے خلاف ایف آئی آر نامزد درج کی جائے گی۔ جبکہ مسلمانوں کے خلاف کوئی نامزد پرچہ درج نہیں ہوگا۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق مسلمانوں کے خلاف بھی پرچہ درج ہو گیا ہے اور چالیس افراد کو اس میں نامزد کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے ایک وفد نے مجھ سے میرے گاؤں میں ۱۸ جولائی کو ملاقات کی تھی جس میں بتایا تھا کہ گاؤں میں جگہ جگہ جلے ہوئے مکانات کا ملبہ پڑا ہے جو ابھی تک سلگ رہا ہے قادیانیوں کے علاوہ بعض مسلمانوں کے مکانات بھی جل گئے ہیں۔ فون پر کاریوں سے بعض مقامی مسلمانوں نے مجھے ۲۰ جولائی کو لاہور میں اطلاع دی ہے۔ کہ انتظامیہ اپنے دعوے سے منحرف ہوتی نظر آ رہی ہے۔ ابتدائی طور پر قادیانیوں کی گرفتاریاں عمل میں آئی تھیں مگر اب خطرہ ہے کہ مسلمانوں کی گرفتاریوں کے لئے چھاپے مارے جائیں گے۔ یہ سطور چھپنے تک شاید بہت سے واقعات رونما ہو چکے ہوں گے

اس خون ریز تصادم کے ذمہ دار مکمل طور پر قادیانی ہیں۔ گھروں کا جلایا جانا یقیناً کوئی مستحسن اقدام نہیں مگر قادیانیوں نے یہ اشتعال انگیزی خود کی تھی۔ اب ان میں سے کچھ لوگ بھاگ گئے ہیں۔ اور باقی ماندہ لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ یہ مسلمانوں اور ان کے مقامی لیڈر محمد امیر کی عظمت ہے کہ انہوں نے قادیانیوں کے تائب ہونے کے بعد انہیں معاف کر دیا۔ یہ اسلام کے اخلاق و آداب کے عین مطابق ہے۔ رہا آتش زنی کا واقعہ تو اتنے بڑے ہجوم میں جذبات کے اس قدر مشتعل ہو جانے کے بعد اس پر کوئی بھی کنٹرول نہ کر سکتا تھا۔ پولیس کی بھاری نفری آ جانے کے باوجود ہجوم منتشر ہونے کے لئے تیار نہ تھا۔ انتظامیہ نے عقل مندی سے کام لیا اور ہجوم کے خلاف کارروائی نہیں کی جس کی وجہ سے حالات جلد پرسکون ہو گئے ورنہ صورت حال بہت زیادہ بگڑ سکتی تھی اور بے شمار لوگ موت کے منہ میں جا سکتے تھے۔ ان فسادات کے موقع پر مقامی مسلمانوں نے انسانی جان کا احترام کیا۔ جو بھاگ نکلے ان کا تعاقب نہیں کیا اور جنہوں نے معافی مانگی انہیں معاف کر دیا گیا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو نہ معلوم کتنی جانیں ضائع ہو جاتیں۔

اب مقامی مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ جس طرح انتظامیہ نے دانش مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گولی چلانے سے اجتناب کر کے صورت حال کو مزید بگڑنے سے بچا لیا ہے اسی طرح فوری طور پر ایک جوڈیشل انکوائری کمیٹی مقرر کر کے غیر جانبدارانہ تحقیقی رپورٹ منظر عام پر لائی جائے۔ یہ مطالبہ بالکل درست اور مبنی بر حق ہے۔ اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا ایسی کوئی کمیٹی تشکیل پا گئی ہے یا نہیں۔ اگر کمیٹی اب تک نہیں بنائی جا سکی تو صوبائی حکومت کو فوراً اس کی تشکیل کے لئے ہدایت جاری کر دینی چاہیے۔ اس سے تمام سربستہ راز کھل جائیں گے۔ اور ممکن ہے قادیانیوں کی کسی عالمی سازش کا بھانڈا بھی پھوٹ جائے۔

قادیانیوں کی ملک دشمن و اسلام دشمن سرگرمیوں کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ چک کالا میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے اپنے ہی جال میں پھنسا دیا ہے۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

مرزا طاہر کو ایک اور چیلنج

اے، اے، ایچ۔ میاں کی طرف سے مرزا طاہر کے نام "دعوتِ مباہلہ کے جواب میں"

"انگلش سے اردو"

اللہ قوی و قادر مطلق کے کلام یعنی قرآن پاک اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی بنیاد پر میرا پختہ ایمان ہے کہ نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔ لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ لازمی طور پر جھوٹا دعویدار ہے۔ اور جو بھی ایسے دعویدار پر ایمان لائے وہ کافر ہے یہ بات مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ میں بلا اختلاف ہمیشہ اسلامی جماعت کے عقیدہ کا حصہ رہی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے وقتاً فوقتاً جو دعوے کئے ہیں۔ اور اس کی تحریروں کا جو بھی میں نے مطالعہ کیا ہے۔ ان کے مطابق یہ بھی میرا پختہ یقین ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جعلی نبی، جھوٹا افترا پرداز اور دغاباز بہروپیا تھا جس نے اللہ تعالیٰ کی جانب وہ باتیں منسوب کیں جو اللہ تعالیٰ نے اس سے کبھی نہ کہیں۔ جو بھی اس کو کسی بھی حیثیت یا معنی کے اعتبار سے نبی مانتا ہے وہ کافر ہے۔ خواہ وہ کتنے ہی اسلامی قسم کے اعمال پر عامل ہو۔

اور چونکہ۔ تم (مرزا طاہر) مندرجہ بالا بیان عقیدہ سے اختلاف کرتے ہو۔ اور مرزا غلام قادیانی کو نبی مانتے ہو۔

اور چونکہ۔ تم مباہلہ کو کھرا کھوٹا الگ کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہو اور اسی لئے تم نے متعدد مسلمان رہنماؤں کو دعوت مباہلہ دی ہے۔

اور چونکہ۔ بہت سے نیک علمائے اسلام نے تمہاری دعوت کا مثبت جواب دیا اور تمہیں قرآنی طریقہ کے مطابق باقاعدہ مباہلہ کرنے کو کہا مگر تم نے اُن سے مباہلہ کرنے میں مکاری اور ریا دکھائی۔

چونکہ تم اپنا جعلی مباہلہ اپنے چیلوں کو گمراہ کرنے اور پڑھے سادے عوام کو بہکانے کے لئے استعمال کر رہے ہو۔

اور چونکہ۔ مجھے بھی تمہاری دعوت مباہلہ کا انگلش کتابچہ بھیجا گیا ہے۔ جس میں تم نے بات اس پر ختم کی ہے۔ کہ جس کا دل چاہے تمہاری دعوت مباہلہ کو قبول کرے۔

لہذا میں ایک ادنیٰ عام اور بے سند مسلمان۔ اے اے۔ ایچ۔ میاں نے تمہاری دعوت مباہلہ قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میری دعائے مباہلہ درج ذیل ہے۔ اے میرے آقا۔ میں اور میرے اہل و عیال تیری عظمت و جلال کی قسم کھا کر عاجزی سے دعا کرتے ہیں کہ اگر ہمارے مندرجہ بالا اعتقاد تیرے حکم کے مطابق درست اور صحیح ہیں۔ تو مہربانی فرماتے ہوئے ہم پر اس زندگی میں بھی اور اگلی زندگی میں بھی اپنے خاص الخاص برکتیں نازل فرما۔ ہماری تکالیف دور فرما دے اور ہمارے حق میں ایسی نشانیاں دکھا کر دنیا پر واضح ہو جائے کہ تو ہمارے ساتھ ہے ہمارے گھر کو برکتوں سے بھر دے۔ ہم پر سکینت نازل فرما۔ ہمیں اپنا بنا لے اس طرح کہ دنیا کو پتہ چل جائے تو کس طرف ہے اور کسے تیری حفاظت میسر ہے۔

ہمارے آقا۔ اگر ہمارا مندرجہ بالا عقیدہ غلط ہے۔ اور مرزا غلام قادیانی، مرزا طاہر قادیانی اور ان کے ساتھیوں کے دعوے تیری نظر میں سچے ہیں۔ تو ایک سال کے اندر وبا یا قدرتی تباہی کے ذریعے ہمارے اوپر اپنا غضب اور سزا مسلط کر دے کہ لوگ ہماری مکمل تباہی کا تماشہ دیکھیں۔

اے خدائے مقتدر۔ یہ سب اس لئے کہ حق و باطل کی تمیز ہو جائے اور سچ اور جھوٹ عیاں ہو جائے۔

طاہر صاحب میں نے یہ دعا اسی انداز میں کی ہے جیسے تمہارے مذہب کے بانی مرزا غلام قادیانی چاہتا تھا۔ اور جس کا تم نے اپنے انگلش کتابچہ کے صفحہ پانچ پر حوالہ بھی دیا ہے۔ پھر میں نے یہ بھی بھرپور کوشش کی ہے۔ کہ اپنی دعا میں زیادہ تر وہی (انگلش) الفاظ استعمال کروں جو تم نے اپنے انگلش کتابچہ میں استعمال کئے ہیں۔ تاکہ تمہیں میرا مباہلہ قبول نہ کرنے کا کوئی بہانہ مل نہ سکے۔

ویسے تم مرزا غلام قادیانی کی طرف سے دعائے مباہلہ پر لگائی گئی ایک بہت اہم قید کا ذکر کرنا ادھر بھول ہی گئے ہو۔ وہ یہ کہ جھوٹے پر خدا کی سزا وبا یا قدرتی تباہی کی صورت میں آنی چاہئے۔ نہ کہ انسانی کارستانی۔ حادثے یا قاتلانہ حملے کی صورت میں۔ مرزا غلام قادیانی کے نزدیک اس قید کی جو اہمیت تھی۔ اس کے پیش نظر میں نے اپنی دعا میں اس قید کا اضافہ کر دیا ہے۔

اس اضافے کی ایک وجہ اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ میری اطلاع کے مطابق تم نے دہشت پسند گروہ اور غنڈوں کے جارح دستے بنا رکھے ہیں۔ جو تمہاری دعوتِ مباہلہ قبول کرنے والوں کی خبر لے سکیں۔ لہذا یہ انتہائی ضروری ہے کہ انسانی کارستانیاں یا حادثے مباہلہ سے خارج سمجھے جائیں تاکہ تنہا اللہ ہی حکم ہو جو قدرتی ذرائع سے اپنا فیصلہ نافذ کرے۔ اس لئے میں ابھی سے واضح کر رہا ہوں۔ کہ میرے خاندان یا میری جائداد پر کوئی حملہ یا تشدد خواہ وہ کتنا ہی اتفاقی معلوم کیوں نہ ہو صرف اور صرف اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ تم قادیانی لوگ جھوٹے۔ بدمعاش اور دہشت پسند ہو۔ اور ایسے حادثے کو خدا کا فیصلہ تسلیم نہیں کیا جا سکے گا۔

درحقیقت خدا تو اپنا فیصلہ دے ہی چکا ہے۔ جب مرزا غلام قادیانی۔ مولانا عبدالحق غزنوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کے مباہلہ کے نتیجے میں ہیضہ کی موت مرا اور موت بھی ایسی شرمناک تمہیں خوب معلوم ہوگا کہ بیت الخلاء میں اپنے پاخانہ میں لتھڑے ہوئے واصل جہنم ہوا۔

شاید تم اب اپنے ہم عصر علماء سے باضابطہ مباہلہ کرنے سے اسی لئے گھبراتے ہو۔ کہ کہیں تمہارا بھی انجام ایسا نہ ہو جائے۔ مجھے امید ہے کہ تم میں اتنی جرأت تو ضرور ہوگی کہ مجھ ایسے عامی مسلمان سے اپنی مرضی کا مباہلہ کر سکو۔

مباہلہ کا نتیجہ ظاہر ہونے کے لئے تم نے جو ایک سال مدت مقرر کی تھی۔ میں نے اسے قبول کرلیا ہے۔ لہذا سے مباہلے کے ایام یکم محرم سے ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ کی آخری تاریخ تک ہیں۔ اگر اس دوران میں یا میری فیملی قدرتی موت یا تباہی سے دوچار نہ ہوئے تو تمہاری اور تمہاری مذہب کی غلطی اور سچے اسلام سے دور ہونا ثابت ہو جائے گا۔ اور میرا اور امت مسلمہ کا اسلام کے سیدھے رستے پر ہونا ثابت ہو جائے گا۔ یہی وہ کسوٹی ہے جس سے ہمارا حق ہونا اور تمہارا باطل ہونا بالکل واضح ہو جائے گا۔ اگر ان بارہ مہینوں میں تم یا تمہارے گھرانے کا کوئی فرد قدرتی طور پر مرگیا۔ تو میں یہ سمجھوں گا کہ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان سے میرے حق میں مزید انعام و اکرام نازل ہوا

میں اس خط کو رجسٹری ڈاک سے بھیج رہا ہوں اگر تمہیں میرا مباہلہ نامنظور ہو تو تمہیں واضح طور پر اس کی نامنظوری کا اعلان کرنا چاہئے۔ اگر تم خاموش رہے تو میں اسے مباہلہ کی قبولیت پر محمول کروں گا۔ اور یہی سمجھوں گا۔ کہ میرا مباہلہ یکم محرم ۱۴۱۰ھ کا چاند طلوع ہوتے ہی لاگو ہو گیا ہے۔

میں اپنے انگلش خط کا اردو ترجمہ بھی منسلک کر رہا ہوں۔ تاکہ میرے عندیہ اور مضمون کا مفہوم متعین کرنے میں کوئی شک وشبہ نہ رہے۔

میں اس مباہلہ کی تشہیر کرنے کی اپنی مقدور بھر کوشش کروں گا۔ تو پھر کیا تم اللہ کو جج بنانے کو تیار ہو؟

اے۔ اے۔ میاں بقلم خود۔

regardless of how accidental in nature it may appear to be, will prove you and your followers to be liars, gangsters and terrorists and it will not be considered a judgement from God.

Actually, God had shown His Judgement already when your grand father Mirza Ghulam Qadiani died of cholera as a result of Mubahala with Abdul Haq Ghazanvi and Thana-Ullah Amritsari -- two pious scholars of Islam. Such ignoble was his death, you must be aware, that he died in the latrine of his residence smeared with his excretions.

Perhaps you have not accepted the Mubahala from contemporary Islamic scholars because you are afraid of similar consequences. I hope that you will be courageous enough to face a layman Muslim like me.

For Mubahala to show its results, I have accepted the one year duration you have specified in your booklet. So, I am fixing the starting date to be the first of Muharram (Islamic new year's day) and ending date to be the last day of DZUL HIJJA 1410 A.H. If during this time period myself and my family do not face natural death or natural disaster, it will prove that you and your cult are on the wrong and far away from the Truth of Islam. It will also prove that I and my fellow Muslims are on the Right Path of Islam. This is the acid test to prove us being right and you being wrong.

If during the 12 months of Mubahala, however, you or any of your family members perish by natural cause, I will consider it an extra bonus and favour from the Majesty of Allah, the Glorified and Exalted.

I am sending it to you by registered mail. If you do not intend to accept my Mubahala, you must announce its rejection explicitly. Any silence on your part will be deemed to mean that you have accepted my Mubahala and it will be considered in force with the appearance of the new moon of Muharram 1410 A.H.

I am also enclosing the Urdu version of this memo so that the subject matter is clarified beyond any ambiguity, doubt or confusion.

I will try my best to publicize it as much as possible.

So, are you ready to make Allah our Judge?

A. A. H. Miyan

Whereas you think Mubahala is the way to distinguish the truth from the falsehood; consequently, you have been inviting a vast number of prominent Muslims to Mubahala;
Whereas many pious and learned scholars of Islam have responded positively to your challenge and invited you to perform the Mubahala formally in the Quranic way which you so far have been avoiding cunningly and timidly;
Whereas you have been using your fake version of Mubahala to misguide your followers and mislead unsuspecting innocent people;
Whereas I have been sent "An Open Invitation to Mubahala" in which you concluded "This invitation is open to all who decide to accept it";
I, A. A. H. Miyan, a humble ordinary layman Muslim have decided to enter into Mubahala with you with the following Dua of Mubahala:
Swearing by Thy Majesty and Glory, O my Lord, I and my family humbly supplicate that if our aforementioned belief is true and accurate according to your judgement, please shower your choicest blessing on us in this life and in the life Hereafter. Remove all our troubles and show such profound signs in our favour as make it manifest to the whole world that You are on our side. Fill our house with blessings. Cause heavenly peace to descend upon us. Make us Yours and let the world know without ambiguity as to which side you are on; and who enjoys your powerful protection.
O our Lord, if we are wrong in our above-mentioned faith, and the claims of Mirza Ghulam Qadiani or Mirza Tahir Ahmad or their accomplices are true in your sight, let Your wrath and punishment descend upon us within one year in the form of epidemic or natural disasters such that people should witness our utter destruction.
O our Lord, let Your curse be on the party presenting the falsehood.
O Almighty God do this so that RIGHT may clearly be distinguished from WRONG and the Difference between TRUTH and FALSEHOOD may become MANIFEST.
Mr. Tahir, My Dua is worded in the style suggested by the founder of your cult Mirza Ghulam Qadiani and quoted by you on page five of your "Invitation" booklet. I have also tried to use most of the words used by you in that booklet so that you may have no excuse to evade my Mubahala. You, however, have forgotten to mention a very important condition stipulated by Mirza Ghaulam Qadiani about the punishment asked for in the Mubahala i.e. the punishment of God must be through natural causes or epidemics and not through human inflictions, accidents, or murderous attacks, etc. Considering the importance of this condition to him, I have included it in the text of my Dua. I have done this for another reason as well. I understand that you have already formed some terrorist groups and hit teams to take care of those who accept your "Invitation". Hence, it becomes absolutely essential that human inflictions or 'accidents' be excluded from Mubahala leaving God to be the Sole Judge to enforce his judgement purely through natural forces.
So let us make it clear from the very outset that any human violence in any form against me, my family or my property,

ونی پیگ کی ڈائری

- ختم نبوت کا لٹریچر عام ہو گیا۔
- عوام اور مسلمان قادیانیوں کی لومڑی جیسی چالوں سے ہوشیار ہو گئے۔

رپورٹ: حمید میاں، نمائندہ ختم نبوت

الحاج مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا صاحب اور مولانا منظور احمد الحسینی کی تشکیل شدہ ونی پیگ کی مجلس ختم نبوت مسلمانوں کو قادیانیوں کے بارے میں لٹریچر فراہم کرتی ہے۔ پاکستانیوں کی آپس میں ناچاقی کی وجہ سے بھی قادیانیوں کو فائدہ ہو رہا تھا اور اب آپس کی غلط فہمیاں دور ہو جانے کی وجہ سے حالات بہتر ہو رہے ہیں۔ قادیانیوں کی کھلم کھلا محاذ دم توڑ رہی ہے۔ لوگ ان کی لومڑی جیسی چالوں سے خبردار ہو رہے ہیں۔

مرزا قادیانی نے انگریزی حکومت کی حمایت میں اسلام کے خلاف گند اچھالا اور ہزاروں کو دوزخ کا راستہ دکھا کر خود جہنم واصل ہوا۔ جس طرح مرزا کی موت ہوئی یعنی ٹٹی خانے میں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی آخر اس طرح ہرگز نہیں کرتا۔ مرزا طاہر نے لندن میں بیٹھ کر دس سالہ گندگی کے جو چھینٹے اڑائے ونی پیگ بھی اس سے نہ بچ سکا۔ ونی پیگ میں اس کی خوب تشہیر کی گئی مرزا طاہر کی آمد کا شور ہوا اور مقامی وزیر اعلیٰ گیری فلمین کو بھی مدعو کیا گیا ہے یہ پارٹی یہاں کے ایک اعلیٰ ہوٹل شیراٹن میں ہونے والی تھی۔ یہ بھی مشہور کیا گیا کہ کینیڈا کی حکومت سے قادیانیوں کو ۵۰۰۰ ڈالر کی خیرات بھی ملی ہے۔ اس پارٹی کو کامیاب بنانے کیلئے قادیانیوں نے پاکستانیوں کے گھروں میں جا جا کر اس پارٹی کے لئے مفت ٹکٹ تقسیم کئے۔ مگر مقامی مجلس ختم نبوت کی بر وقت مداخلت سے ۹ پاکستانیوں نے اس میں شرکت کی۔ ان میں سے دو عیسائی اور چار دوسرے پاکستانی تھے۔ اور یہ سب

July 28, 1989
A. A. H. Miyan.
17 Crown Park
Baghbanpura
Lahore
Pakistan

Memo to: Mirza Tahir Ahmad

Subject: Reply to your Invitation to Mubahala.

Whereas:

On the authority of the Holy Quran -- the Word of All Powerful, Almighty God (Allah), and on the authority of the Hadith of His Messenger Muhammad peace be upon him, I firmly believe that the Holy Prophet Muhammad peace be upon him was the last and the final prophet of Allah. Anyone who claims to be a prophet after Prophet Muhammad p.b.u.h., therefore, is automatically a false claimant and whoever believes in such a claimant is a Non-muslim. This understanding has been an undisputed part of the mainstream Islamic faith throughout the 1400 years of Muslim history.

Based on the claims made by Mirza Ghulam Ahmad of Qadian form time to time and based on what I have read of his writings, I also firmly believe that he was an impostor, a liar, a fabricator, a knave and a dissembler and one who attributed words to Allah which Allah never spoke to him. Anyone who believes in his prophethood in any sense whatsoever, is a Non-muslim regardless of whatever Islamic actions that person performs.

Whereas you disagree with the aforementioned statements and you consider Mirza Ghulam Qadiani as a true prophet;

قادیانیوں کی اسلام دشمنی سے اچھی طرح واقف نہ تھے۔

قادیانیوں نے اپنی فطرت کے عین مطابق اس جلسہ میں پاکستان کے خلاف تقریریں کی۔ اپنی مظلومی کا رونا رویا اور سامعین کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ پاکستان میں مرزائیوں پر بہت ظلم ہو رہا ہے۔ شرکت کرنے والوں میں دوسرے شہروں سے آنے والے قادیانی بھی شامل تھے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ نہ تو مرزا طاہر ہی آیا اور نہ ہی مقامی وزیر اعلیٰ بس مفت کھانے کے چکر میں اِدھر اُدھر سے آدمی اکٹھے کر لئے۔

قادیانیوں کو مظلوم اور ہمدرد سمجھنے والوں کو یہ جان لینا چاہئے کہ وہ نہ تو پاکستان کے ہمدرد ہیں اور نہ ہی پاکستانیوں کے اور اسلام کے وہ ہر وقت اس تاک میں رہتے ہیں کہ دوسروں کے خلاف غلط افواہیں پھیلا کر ایک دوسرے سے بدظن کیا جائے اور اپنی مظلومی کو ہوا دی جائے۔ تاکہ لوگوں کو اُن کے ساتھ ہمدردی ہو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما الحاج مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور منظور احمد الحسینی صاحب کے ونی پیگ قیام کے دوران بہت سے مسلمان ان کے کلام سے مستفید ہوئے۔ اُن کے دورہ کے دوران تین مرزائی مسجد میں گھس آئے۔ درس کے دوران جب مرزائیوں نے گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو ان کو تشدد کئے بغیر مسجد سے نکال دیا گیا۔ مرزائیوں نے اس بات کو خوب اُچھالا اور لوگوں کو کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی غیر مسلموں کو مسجد میں آنے کی اجازت تھی۔ مگر ہمارے بھائیوں کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ مسجد صلح اور امن کے لئے ہے۔ اس میں اگر کوئی غیر مسلم یا زندیق شرارت کی غرض سے آئے تو اسے سبق ضرور سکھانا چاہئے

ونی پیگ میں صرف تیرہ قادیانی ہیں مسلمان بھائیوں کی سہولت اور مرزائیوں کی شناخت کے لئے قادیانیوں کے نام درج ذیل ہیں۔

اعجاز قمر (صدر)۔ بشریٰ اعجاز قمر (نائب صدر) خالد محمود (سیکرٹری) طارق محمود (خزانچی)۔ اختر طارق محمود۔ قاسم محمود۔ مریم قاسم محمود طاہر اعجاز قمر۔ عامر اعجاز قمر۔ اختر مرزا فرخ مرزا۔ نیاز احمد خان اور ناصر احمد نورت

قادیانیوں کی فائرنگ سے شہید اور زخمی ہونے والے مسلمانوں کو معاوضہ دیا جائے ـــ مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف سے اپیل کی ہے کہ صوبہ پنجاب کے چھ مقامات پر قادیانیوں کی فائرنگ سے شہید ہونے والے دو مسلمانوں کے لواحقین کو ۵۰ ہزار روپے فی کس اور زخمی ہونے والے بارہ مسلمانوں کو ۲۰ ہزار روپے فی کس امداد فوری طور پر مہیا کی جائے اور قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی جارحانہ اور اشتعال انگیز کاروائیوں کے خلاف مؤثر کاروائی کی جائے انھوں نے کہا کہ حکومت پنجاب نے عالمی مجلس کی تحریک پر قادیانیوں کے نام نہاد صد سالہ جشن پر پابندی لگا کر ایک مستحسن اقدام کیا تھا جس کے خلاف قادیانیوں نے ربوہ میں ۳۱ مارچ یکم اور دو اپریل اپنی تین روزہ خفیہ مشاورت کے اجلاس میں صوبہ پنجاب میں خون خرابہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا جس پر عمل درآمد شہروں کی بجائے دیہات سے شروع کرنے کے لئے جڑانوالہ کے چک نمبر ۵۹۳ گ ب کو نشانہ بنایا گیا اور ۱۰ اپریل ۸۹ ربوہ سے آنے والے ایک مربی ناصر احمد نے رفیع اور اصغر قادیانی کے ساتھ مل کر قرآن پاک کے نو نسخوں کو آگ لگائی جس پر مسلمانوں نے شدید احتجاج کرتے ہوئے قرآن پاک کی بے حرمتی کی شدید مذمت کی جس پر قادیانیوں نے فائرنگ کر کے دو مسلمانوں غلام رسول اور طارق کو شدید زخمی کر دیا جن کو جڑانوالہ کے ہسپتال میں داخل کیا گیا دوسرا واقعہ ۹ مئی ۸۹ کو چک نمبر ۹۸ شمال سرگودھا میں ہوا جہاں قادیانیوں نے مسلمانوں پر اندھا دھند فائرنگ کر کے تین مسلمانوں چوہدری امانت علی۔ ظفر اور لیاقت علی کو شدید زخمی کر دیا تیسرا واقعہ ۲۶ مئی ۸۹ کو چک نمبر ۱۲۱۔ گ ب کھو کھوال

فیصل آباد میں پیش آیا قادیانیوں نے فائرنگ اور چاقو کے وار کر کے دو مسلمانوں خلیل احمد اور خالد محمود کو شدید زخمی کر دیا جبکہ خلیل احمد کو خطرناک حالت میں ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا چوتھا واقعہ ۱۶ جون ۸۹ کو چونڈہ سیالکوٹ میں ہوا وہاں قادیانیوں نے فائرنگ اور پتھراؤ کر کے دو مسلمانوں راشد اور مجاز کو شدید زخمی کر دیا پانچواں واقعہ چک نمبر ۵۹۲ گ ب جڑانوالہ میں ہوا جہاں قادیانیوں نے دوسری بار فائرنگ کر کے دو مسلمانوں غلام رسول اور محمد عباس کو ۱۶ جولائی کو شدید زخمی کر دیا خطرناک حالت کے پیش نظر عباس کو ہسپتال داخل کرا دیا وہاں وہ ۵ جولائی کو شہید ہو گیا چھٹا واقعہ چک نمبر ۳ سکندر پور کھاریاں میں اسی دن پیش آیا جہاں قادیانی غیر مسلموں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے ایک مسلمان احمد خاں کو موقعہ پر شہید کر دیا اور دو مسلمانوں اصغر رفیع علی کو شدید زخمی کر دیا مولوی فقیر محمد نے کہا صوبہ پنجاب کے مسلمانوں نے جان اور خون کا نذرانہ دیکر مرزائیوں کی اس سازش کو ناکام بنا دیا ہے جبکہ ہر جگہ حملہ آور قادیانی تھے انھوں نے انجمن احمدیہ کو خلاف قانون قرار دینے کا مطالبہ کیا۔

ختم نبوت یوتھ فورس کے چیف آرگنائزر کا دورہ

لاہور (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے اپنے تنظیمی دورہ پنجاب کے سلسلے میں مختلف اضلاع کے دوروں کے بعد لاہور پہنچے اور انھوں نے یہاں یوتھ فورس کے مرکزی صوبائی اور ضلعی عہدیداروں سے ملاقات کی اور اس موقع پر طلباء نوجوان اور سماجی کارکنوں نے ختم نبوت یوتھ فورس میں شمولیت کا اعلان کیا۔

علاوہ ازیں اس موقع پر ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے لاہور کی ممتاز سماجی و علمی شخصیت فاضل نوجوان سابق طالب

آخر میں عرض ہے کہ ونی پیگ کے پچاس فیصد پاکستانی ختم نبوت کا رسالہ پڑھتے ہیں۔ لوگ قادیانیوں کی حقیقت سے خبردار ہو رہے ہیں۔

لیڈر جناب علامہ ... ہاشمی کو ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کا مرکزی چیف آرگنائزر مقرر کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا نے عوامی رابطہ مہم کے سلسلے میں والسال، ننگھم، بولٹن اور بلیک برن کا دورہ مکمل کر لیا انہوں نے مسلمانوں کے مختلف اجتماعات سے مسئلہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے موضوع پر خطاب کیا انہوں نے اسلامیان برطانیہ سے اپیل کی وہ یکم اکتوبر ۸۹ اتوار لندن ویمبلے کانفرنس سنٹر میں منعقد ہونے والی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس کو بھرپور طور پر کامیاب بنائیں یاد رہے کہ بولٹن اور بلیک برن کے سفر میں مولانا منظور احمد الحسینی آپ کے ہمراہ ہیں

لاہور (پ ر) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے اپنے ایک بیان میں اعلان کیا ہے کہ ان کی جماعت ختم نبوت یوتھ فورس ملک کے اندر فتنہ قادیانیت کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں کے خلاف ایک رپورٹ تیار کر رہی ہے جسے وہ یادداشت کے طور پر ملک بھر کے اراکین سینیٹ و قومی اور صوبائی اسمبلیوں کو ارسال کرے گی انہوں نے بتایا کہ اس رپورٹ میں یہ درج کیا گیا ہے کہ قادیانی ٹولہ کی ریشہ دوانیوں میں تشویشناک اضافہ ہو گیا ہے اور پچھلے تھوڑے ہی دنوں میں قادیانی فتنہ نے ملک کے اندر ایک درجن کے قریب علاقوں میں فسادات کرائے ہیں اور ان فساد زدہ علاقوں میں قادیانی گماشتوں نے مسلمانوں پر بلاجواز فائرنگ کر کے مسلمانوں کو شہید بھی کرنے اور مساجد پر حملہ کر کے مسجدوں کے مینار گرانے اور قرآن مجید کو نذر آتش کرنے کے علاوہ علماء کرام پر حملے اور انہیں زدوکوب کرنے درجنوں واقعات شامل ہیں

ختم نبوت یوتھ فورس ٹھاکر میراں کا قیام

ٹھاکر میرا (ابرتا ول) یہاں کے نوجوانوں نے ختم نبوت فورس قائم کی ہے جس کے سرپرست قاری عبدالحکیم صدر قاری عبدالمالک، نائب صدر سجاد احمد سیکرٹری جنرل محمد سلیم، سیکرٹری نشر و اشاعت محمد خالد اعوان، خزانچی بعیز آفس سیکرٹری جہاں زیب مقرر ہوئے۔

قادیانیوں کی جانب سے ملک کے قیمتی راز، اہم مقامات کی تصاویر، آڈیو اور ویڈیو کیسٹ بیرون ملک دشمنوں کے ہاتھوں فروخت کرنے کا انکشاف

کراچی ۲۳ اگست (رپورٹ: وحید جیلانی) کراچی ائیرپورٹ پر جعلی دستاویزات پر مغربی جرمنی جانے والے ۱۳ قادیانیوں کی گرفتاری کے بعد ایف آئی اے کے ڈپٹی ڈائریکٹر امیگریشن سمیت ۵ افسران و ملازمین کو معطل کر کے تحت تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ باوثوق ذرائع کے مطابق گزشتہ جمعہ کے روز علی الصبح پی آئی اے کی ایک پرواز پی کے ۷۰۱ پر چھاپہ مار کر طیارے کے اندر بیٹھے ہوئے ۱۳ قادیانیوں کو حراست میں لے لیا گیا تھا جو جعلی سفری دستاویزات کے ذریعے مغربی جرمنی جا کر سیاسی پناہ حاصل کرنے کے خواہشمند بتائے جاتے ہیں اس کارروائی کے نتیجے میں پرواز کی روانگی میں ڈیڑھ گھنٹہ کی تاخیر ہوئی تھی ذرائع نے بتایا کہ قادیانیوں کو جعلی دستاویزات پر بیرون ملک بھجوانے میں لاہور کا ایک ٹریول ایجنٹ مبینہ طور پر ملوث ہے اور اب تک سینکڑوں قادیانیوں کو مغربی جرمنی سمیت یورپی ممالک میں بھیج چکا ہے ذرائع نے بتایا ہے کہ مغربی جرمنی کی حکومت کو اطلاع دی گئی تھی کہ پاکستان سے قادیانی بڑی تعداد میں آ رہے ہیں جس پر اسلام آباد میں مغربی جرمنی کے سفارتخانے نے خصوصی ہدایات دی گئی تھیں بعد ازاں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا اور کئی اداروں نے آخری لمحات میں طیارے میں سوار ۱۳ قادیانیوں کو حراست میں لے لیا تھا ذرائع کے مطابق وفاقی حکومت نے ان ملک دشمن سرگرمیوں کی باقاعدہ تحقیقات میں ڈپٹی ڈائریکٹر اور پولیس کی ٹیم مصروف جس میں ایک انسپکٹر دو سب انسپکٹر، دو اسسٹنٹ سب انسپکٹر دو ہیڈ کانسٹیبل اور دس سپاہی شامل ہیں معطل کر کے ان کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا حکم دے دیا ہے اس وقت اسسٹنٹ ڈائریکٹر کا اضافی چارج عبدالحفیظ کے سپرد ہے ذرائع نے بتایا ہے کہ پاکستان میں مقیم قادیانی ملک کے اہم قیمتی راز، اہم مقامات کی تصاویر اور دیگر دستاویزات اپنے ہمراہ بیرون ملک لے جاتے ہیں اور ملک کے دیگر اہم معاملات کے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ بھی لے جا کر پاکستان کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والے ممالک کو فروخت کرتے ہیں اس سلسلے میں کئی ادارے مشترکہ اور الگ الگ طور پر تفتیش کر رہے ہیں جلد ہی مزید سنسنی خیز انکشافات کی توقع ہے۔

AGHAZ
آغاز
بدھ ۲۳ اگست ۱۹۸۹ء

واقعہ چک سکندر کے ذمہ دار قادیانیوں کو گرفتار کیا جائے۔
(عالمی مجلس آزاد کشمیر)

میرپور آزاد کشمیر (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا حافظ میر دین صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت منعقد ہوا جس میں اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت اور بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، مقررین سے مولانا عبدالشکور صاحب، مولانا انوار احمد صاحب، ایوب مسلم اور رشید القدیر صاحب شامل تھے، مقررین نے اپنی تقریروں میں واقعہ چک سکندر ہم کھاریاں کی پرزور الفاظ میں مذمت کی اور کہا کہ مرزائی کافی عرصے سے اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف ہیں، اور امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسلامی شعائر کو استعمال کرتے ہیں، اور اپنی تبلیغ جاری رکھے ہوئے ہیں مقررین نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا اور واقعہ چک سکندر کھاریاں میں ایک مسلمان کو شہید اور دو کو زخمی کرنے والے مرزائیوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ اور انہیں عبرتناک سزا دی جائے جس کے وہ مستحق ہیں، اس کے علاوہ تمام مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔ یہ ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ ان پر کڑی نظر رکھی جائے

مقررین نے آزاد جموں و کشمیر کی حکومت سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کیا کہ آزاد جموں و کشمیر میں نئی ووٹر لسٹیں تیار کی جائیں اور مسلمان ووٹروں سے مرزائیوں کے نام خارج کئے جائیں۔ ان کی پاکستان کی طرح علیحدہ ووٹر لسٹیں مرتب اور شائع کی جائیں۔ مقررین نے یہ بھی مطالبہ کیا۔ کہ مرزائیوں کے قومی شناختی کارڈ الگ مخصوص رنگ میں جاری کئے جائیں۔ تاکہ ملک میں غیر مسلم مرزائیوں کی شناخت ہو سکے۔

نونہالان ختم نبوت

فرمان نبوی ﷺ

نصیر احمد حکیاہ مانسہرہ

حدیث نمبر۲۔ ابن مسعودؓ نے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ہر رات کو سورۃ واقعہ پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔ اور ابن مسعودؓ اپنی بیٹیوں کو یہ حکم دیا کرتے تھے کہ ہر شب میں اس سورۃ کو پڑھیں۔

نماز کی فضیلت کے بیان میں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی کریمؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے سب سے اول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا۔ یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس کے بعد نماز کا قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

وہ دن خدا کرے کہ مدینے کو جائیں ہم
خاکِ درِ رسولؐ کا سرمہ لگائیں ہم

نماز اور بے نمازی کی جزا اور سزا

غلام رسول شہنبیہ والا روڈ

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلعم نے نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو قیامت کے دن نماز اس کے لئے نور ہوگی۔ اور حساب پیش ہونے سے پہلے حجت ہوگی۔ اور نجات کا سبب ہوگی جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لئے قیامت کے دن نور نہ ہوگا۔ اور نہ اس کے پاس حجت ہوگی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ اس کا حشر فرعون، ہامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے حق تعالیٰ شانہٗ پانچ طرح سے اس کا اکرام و اعزاز فرماتے ہیں۔ ایک یہ کہ اس پر سے رزق کی تنگی ہٹا دی جاتی ہے۔ دوم یہ کہ اس سے عذاب قبر ہٹا دیا جاتا ہے سوم یہ کہ قیامت کے دن اس کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ (جن کا حال سورۃ الحاقہ میں مفصل مذکور ہے۔ کہ جن لوگوں کے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ نہایت خوش و خرم ہر شخص کو دکھاتے پھریں گے) چہارم یہ کہ پل صراط سے بجلی کی طرح گذر جائیں گے۔ پنجم بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔

اور جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے اس کو پندرہ طریقے سے عذاب ہوتا ہے۔ پانچ طرح دنیا میں اور تین طرح موت کے وقت اور تین طرح قبر میں اور چار طرح قبر سے نکلنے کے بعد۔

خدمت خلق

بلال حسین امین آباد اوکاڑہ

مخلوق خدا کی بے لوث، بغیر لالچ، بلا معاوضہ اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خدمت کرنے کے عمل کو خدمت خلق کہا جاتا ہے۔ خدمت خلق کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ مسلم و غیر مسلم، امیر و غریب، انسان و حیوان، رشتہ دار و غیر رشتہ دار، دشمن و دوست سب کو جائز خدمات سے فائدہ پہنچایا جائے خدمت خلق کہلاتا ہے۔

خدمت خلق کا مفہوم بہت وسیع ہے سورۃ توبہ میں ارشاد ہے۔

"کہ اگر کوئی غیر مسلم تمہارے پاس پناہ طلب کرنے کے لئے آئے تو اسے پناہ دو اور بحفاظت منزل مقصود تک پہنچا دو۔"

ایسی قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی بلکہ اس کا زندہ رہنا ہی مشکل ہے جس قوم میں خدمت خلق کا جذبہ موجود نہ ہو۔ جس قوم نے اس جذبہ خدمت کو اپنایا وہی کامیاب و کامران ہو سکتی ہے۔

حقوق العباد اور خدمت خلق کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اسلامی تعلیمات میں اخلاق، حقوق العباد اور خدمت پر زور دیا گیا ہے۔ تاکہ ایک پاکیزہ، عمدہ اور پرامن اور مثالی معاشرہ وجود میں آئے۔ اسی لئے اسلام انفرادی زندگی گذارنے کی بجائے مل جل کر زندگی بسر کرنے کو ترجیح دیتا ہے۔

اگر ہر انسان میں ہی دوسروں کے حقوق ادا کرنے کا جذبہ پیدا ہو جائے تو ہمارا معاشرہ دنیا میں ہی جنت کا نمونہ بن سکتا ہے۔

لوگوں کو نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا بھی خدمت خلق کا درجہ رکھتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے

کنتم خیر امت .... وتومنون باللہ

تم بہترین امت ہو تمہیں لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

خود حضورؐ کا اپنا ارشاد ہے۔

"مجھے رمضان کے روزے رکھنے اور اس مہینے میں بیٹھ کر اعتکاف کرنے سے زیادہ عزیز ہے کہ میں اپنے بھائی کی بوقت ضرورت مدد کروں" ایک حدیث میں ارشاد ہے آپ نے خدمت خلق کو "صدقات کا بدل" قرار دیا ہے

ارشاد نبویؐ ہے۔

"تمہارا اپنے بھائی سے ملتے وقت مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔ کسی بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کرنا اور بری بات سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ کسی اندھے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی انڈیل دینا بھی صدقہ ہے۔"

ان احادیث میں بتایا گیا ہے کہ خدمت خلق کا درجہ بہت عظیم ہے دور حاضر میں خدمت خلق کے درج ذیل طریقے کار فرما ہیں۔

مثلاً رفاہ عامہ کے کام، محتاجوں کی مدد، یتیمی کی کفالت، بیمار کی عیادت، خادموں، غلاموں سے حسن سلوک، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، حیوانات پر رحم وغیرہ

نمایاں ہیں۔

اس لئے تمام صاحبِ استطاعت سے گذارش ہے کہ وہ خدمتِ خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور خدا کے ہاں اپنا مقام بلند کروائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے گا۔

حضورِ انور کی عاداتِ جمیلہ

(مرسلہ: ملک محمد اصغر، سرگودھا)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضورؐ مویشی کو چارہ خود ڈالتے تھے اونٹ کو باندھتے تھے۔ گھر کی صفائی کر لیتے، بکری کا دودھ دوہ لیتے، خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیتے، کام کاج میں مدد دیتے، بازار سے چیزیں خود خرید کر لاتے اور خود ہی اٹھا لاتے ہر ادنیٰ و اعلیٰ سے سلام میں سبقت کرتے۔ جو کوئی ساتھ ہو لیتا اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر چلتے، غلام، آقا، حبشی، فارسی میں ذرا فرق نہ کرتے تھے۔ کیسا ہی آدمی دعوت کرتا آپؐ ضرور قبول کرتے جو کچھ کھانا پیش کیا جاتا برغبت نوش فرماتے۔ نیک، خو، کریم الطبع، ہنس مکھ تھے، شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ جو کوئی آپؐ کے سامنے آتا ہیبت زدہ ہو جاتا۔ مگر پاس بیٹھتا تو فدائی ہو جاتا۔ آپؐ کسی پر لعنت نہ کرتے تھے۔ دوسروں کی اذیت پر صبر کرتے تھے۔ گالی یا غلط بات منہ سے کبھی نہ نکالتے تھے۔ قوم کی درستی پر نہایت توجہ تھی۔ ہر چیز کی قدر و منزل سے آگاہ تھے۔ نہایت شیریں کلام اور فصیح تھے۔ گفتگو میں دل آویزی تھی کہ سننے والے کے دل پر قبضہ کر لیتی تھی۔ کفار آواز کو جادو سے تعبیر کرتے تھے۔

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ندیم نیازی

مرے اشکوں میں ہے تصویر کس کی
ہے دل کی لوح پہ تحریر کس کی

یہ کیسی دھوپ ہے ارض و سما میں
ہے رنگ و نور میں تشہیر کس کی

ستاروں کی جبیں جبریل دیکھیں
صحیفوں میں مگر تعبیر کس کی

تھا آدمؑ کی جبیں میں نور کس کا
لبِ قرآں پہ ہے تفسیر کس کی

ندیمِ بے نوا کو یہ خبر ہے
عیاں چہروں پہ ہے تنویر کس کی

بقیہ:- کھاریاں

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت بھی ربوہ ریلوے اسٹیشن سے شروع ہوئی تھی۔ اس کے اصل محرک خلیفہ ثالث مرزا ناصر قادیانی بنے تھے۔ جنہوں نے اسلام کے جان نثار طلبہ کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا تھا۔ اب یہ نئی ابھرنے والی تحریک ہے اس سے بھی خدا تعالیٰ اہل اسلام کے حق میں خیر ہی برآمد کرے گا۔ (بشکریہ چٹان لاہور)

بقیہ:- والدین کے حقوق

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو طلاق دے دو۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کی ناک خاک آلود ہو۔ کسی نے عرض کی سرورِ عالم کس شخص کی؟

فرمایا جس نے بوڑھے ماں باپ پائے اور پھر جنت حاصل کرنے میں کوتاہی کی۔

بقیہ:- تین چیزیں

کے اپنے حقوق ہیں وہ چاہے مطالبہ فرمائیں یا معاف کر دیں۔

حساب آسان کرنیوالے تین کام

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص میں تین باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کا حساب بہت آسان لیتے ہیں اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دیتے ہیں (۱) ایک یہ کہ جو تجھے اپنے احسان سے محروم رکھے تو اس پر احسان کرے (۲) دوسرے جو شخص تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے (۳) تیسرے جو تجھ پر ظلم کرے تو اس کو معاف کر دے۔

بقیہ:- تین کام

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب وہ باتیں بھی بتا دو کہ اگر ان پر آپ کی امت کے لوگ عمل کریں گے تو فرشتوں کے کہنے کے مطابق ان کے درجات بلند کر دیئے جائیں گے آپؐ نے فرمایا کہ پہلا شخص وہ ہے جو کھانے کا کم اور کھلائے گا زیادہ یعنی سخی ہو گا اس کے درجات بلند کر دیئے جائیں گے۔

دوسری بات جس کے کرنے سے لوگوں کے درجات بلند ہوں گے یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ نرمی سے گفتگو کریں۔

آپ نے فرمایا کہ تیسری بات فرشتوں کے کہنے کے مطابق اگر میری امت کے لوگ اس پر کاربند ہوں گے تو ان کے درجات بلند کر دیئے جائیں گے وہ قیام لیل ہے یعنی جب لوگ خواب خرگوش میں سو رہے ہوں تو اللہ کے وہ بندے جو تہجد ادا کریں گے اور استغفار کریں گے ان کے درجات بھی بلند کر دیئے جائیں گے۔

بقیہ: جنات

کو یہ چھوٹ نہیں دی کہ وہ زبردستی انسانوں کو گمراہی پر لگادیں۔ قرآن مجید میں آیا ہے کہ

”قیامت کے روز جب سارے مقدمات فیصل ہو چکے ہوں گے تو شیطان (جواب میں) کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے سچے وعدے کئے تھے اور میں نے بھی کچھ وعدے کئے تھے پس میں نے وعدہ خلافی کی اور مجھ کو تم پر کوئی قدرت نہ تھی سوائے اس کے کہ تم کو بلایا تھا پس تم اپنے اختیار سے میری طرف آگئے پس تم خود اپنے اوپر لعنت ملامت کرو مجھے برا مت کہو۔“ (دیکھئے سورہ ابراہیم آیت نمبر ۲۲)

پس شیطان کے اختیار میں صرف اتنا ہے کہ وہ برائی کی دعوت دے لیکن چونکہ وہ خلقی اعتبار سے لطیف ترین ہے بلکہ سائنس کی تعریفات کے تحت غیر مادی ہے اور چونکہ اس کو تا قیامت انسانوں کے بہکانے پر چھوٹ ہے اس لئے وہ اس دعوت کے لئے جسم کے اندر داخل ہو کر دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ سورۃ ”الناس“ میں اس کے وسوسہ کے شر سے بچنے کے لئے پناہ مانگنے کی تعلیم ہے (من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس (میں وسوسہ ڈالنے والے خناس سے (اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) جو لوگوں کے اندر اس کے خون کے ساتھ دوڑتا ہے یعنی اندر داخل ہو کر دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

نیز بخاری و مسلم میں آتا ہے کہ شیطان انسان کے وسوسہ ڈالتا ہے۔

اس سب کے باوجود اس سے بچنا اللہ تعالیٰ نے بہت آسان فرمادیا ہے فرمایا:

اس کو ایمان والوں اور اللہ پر بھروسہ کرنیوالوں پر قابو نہیں ہے بلکہ اس کا تسلط اس پر ہوتا ہے جو اس سے دوستی کر لیتے ہیں اور ان لوگوں پر جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے ہیں (دیکھئے سورۂ نحل آیت نمبر ۹۹)

پس ابلیس اور تمام شیاطین سے بچنے کا آسان نسخہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس پر بھروسہ ہے اور اس کی پہچان شریعت کی پابندی یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے۔ اسی میں شیطان کے شر سے حفاظت ہے اور اسی میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور نجات ہے۔ سورۂ فلق، سورۂ ناس اور آیت الکرسی کی تلاوت اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے میں شیطان سے حفاظت کی ضمانت ہے لیکن اگر ہم غافل ہوئے تو ہمارے ہر ہر کام میں شیطان شریک ہوگا اور ہمارے کھانے پینے، سونے جاگنے میں جو برکات ہیں ہماری اولاد اور ہمارے گھر میں اور ہماری چیزوں میں جو برکات ہیں سب کو وہ ہڑپ کر جائے گا اور ہم دنیا و آخرت میں خسارہ میں پڑ جائیں گے۔

قرآن و حدیث نے بار بار اعلان کیا ہے کہ شیطان ہمارا دشمن ہے اس کی دشمنی کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ ہم کو گمراہ کر دے خدا کی پناہ! لیکن اس کو ہمارے دنیاوی نقصانات اور جسمانی تکلیفات سے بھی دلچسپی ہے پس جب کسی انسان کو کوئی دکھ پہنچتا ہے، کوئی مرض ہوتا ہے کوئی تکلیف ہوتی ہے تو فوراً وہاں پہنچ کر خوش ہوتا ہے اور انسان کو بہکانے کی کوشش کرتا ہے کہ خاتمہ بالخیر نہ ہو پس ان سارے مواقع پر انسان اگر ہوش و حواس رکھتا ہے تو وہ خود اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اس کے آس پاس بیٹھنے والے حضرات پر بھی لازم ہے کہ وہاں اللہ کا ذکر کریں اور اللہ سے اس کے لئے دعا کریں، تاکہ شیطان مایوس ہو کر بھاگ کھڑا ہو۔ مختلف امراض والوں کے پاس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی عمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مریض کی شفا کی دعائیں مانگیں، خواہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت الفاظ میں یا اپنی زبان اور اپنے الفاظ میں۔ مگر ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہونا چاہیے کہ شیطان کو کوئی مرض پیدا کر دینے کا قطعاً اختیار نہیں ہے مگر وہ کسی مریض کو چھوڑتا نہیں ہے۔ خاص طور سے مسلمان مریض کے مرض سے خوش ہوتا ہے اور مرض کی تکلیفات کو ذریعہ بنا کر وسوسے ڈالتا ہے پس ہم کو بھی اپنے کسی مسلمان مریض کو چھوڑنا نہ چاہیے۔ اور خود مریض کو ہوش و حواس کی موجودگی تک نماز پابندی سے ادا کرنا چاہیے اور درود و دعا سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔ بیماری کی حالت میں شیطان کے شر سے حفاظت کا یہی مسنون طریقہ ہے۔

سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
نیو ایرا
جیولرز
تشریف لائیں
زیب النساء اسٹریٹ کراچی
فون: 514672

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

پانچویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن

بمقام
ویمبلے کانفرنس سنٹر

مورخہ یکم اکتوبر بروز اتوار

کانفرنس میں: علماء کرام، مشائخ عظام، ممتاز مذہبی اسکالرز دانشور ایمان افروز خطاب فرمائیں گے

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا **خان محمد** صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت
فدائے ملت جانشین شیخ الاسلام
حضرت مولانا سید **محمد اسعد مدنی** صاحب مدظلہ
صدر جمعیۃ علماء ہند

یہ کانفرنس ایسے موقع پر منعقد ہو رہی ہے جبکہ پوری ملت اسلامیہ شیطان رُشدی کی شیطانی کتاب کی اشاعت پر سراپا احتجاج ہے۔

یاد رکھیے مرزا کذاب قادیانی بھی ماضی میں شیطان رُشدی کا کردار ادا کر چکا ہے۔ اس کی وہ توہین آمیز اور دل آزار کتابیں آج بھی چھپ کر شائع ہو رہی ہیں۔

آئیے ملت اسلامیہ کو رُشدی، قادیانی کے گمراہ کن عقائد سے آگاہ کریں اور بتائیں کہ!

شیطان رُشدی —— مرزا کذاب قادیانی —— دونوں ملعون ہیں، مرتد ہیں۔

کانفرنس کے چند عنوانات
- مسئلہ ختم نبوت
- حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزا طاہر کا مباہلہ سے فرار
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

رابطہ کیجئے: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9-9 ایچ زیڈ یو کے
فون 01-737-8199